عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۳۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

شاہ نعمت اللہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ
کے منظوم پیشین گوئیاں

احمد نام کے دو گمراہ کن شخص پیدا ہوں گے

یہ دونوں مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز ہیں

تیسری عالمگیر جنگ ہوگی روس انگلستان پر حملہ کرے گا۔ امریکہ اور جرمنی شریکِ جنگ ہوں گے۔ انگلستان کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا اور وہ بے ایمان جو دنیا میں خرابیوں کے پھیلانے والے ہیں سب جہنمی آگ کی نذر ہو جائیں گے

اچانک موسم حج میں امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا

مسلم عدل پروری کے شاندار نمونے

مرزا قادیانی کی کہانی چند واقعات کی زبانی

آپ کے مسائل

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا

شبیر اسحاق، گلشن اقبال کراچی

س: ایک شخص قاری ہو اور گھر پر لوگوں کو قرآن شریف پڑھانے جائے اور قرآن شریف پڑھانے کے عوض یعنی فیس لے تو اس طرح فیس لینا کیسا ہے ۔ اسی طرح بچوں اور بڑوں کا اس طرح فیس دے کر قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے ؟ جبکہ ضرورت پوری ہو جاتی ہو پھر کیا حکم ہے ؟

۲۔ اگر ایک شخص اپنے گھر پر مدرسہ کھولے تو کیا وہ فیس جو بچے مدرسہ میں قرآن شریف پڑھنے آئے ان سے لے سکتا ہے اگر نہ لے تو کس طرح سے مدرسہ کا خرچ چلائے اگر مدرسے میں دنیاوی تعلیم کا کچھ وقت مقرر کر کے فیس لے تو کیسا ہے ۔ فیس دے کر بچوں کو قرآن شریف پڑھانا کیسا ہے ؟

۳۔ مدرسہ میں کوئی امداد دینا چاہے تو کیا یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کا روپیہ حلال ہے یا حرام ؟ اگر حلال ہو یا زیادہ حرام ہو پھر کیا کرے ۔ ؟

ج: قرآن کریم کی تعلیم کی اجرت کو متاخرین نے جائز کہا ہے اس لئے اجرت لینا جائز ہے ۔

۲۔ دوسرے سوال کا جواب بھی اسی سے معلوم ہو گیا ۔

۳۔ لینے والے کو دیکھنا چاہئے کہ دینے والا حلال دے رہا ہے یا حرام ؟

س: ہم صبح کی نماز میں الصلوٰۃ خیر من النوم کیوں پڑھتے ہیں ؟

ج: "الصلوٰۃ خیر من النوم" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ۔

س: صفر کے آخری کو ہمارے ہاں ہر سال چوری بنانے کا رواج ہے کیسا ہے ؟ اور دلیل بھی دیتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہؓ نے یہ منت مانی کہ جب آپ کو شفا ہوگی تو میں یہ چوری کی بناؤں گی ۔

ج: آخری بدھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری مرض الوفات میں مبتلا ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے ۔ شفا کا قصہ دشمنوں کا گھڑا ہوا ہے اور اس دن مٹھائیاں تقسیم کرنا مسلمانوں کی نادانی اور حماقت ہے ۔

لاؤڈ سپیکر کا استعمال

شبیر اسحاق ۔ گلشن اقبال

س: ہمارے گھر سے قریب تین مسجدیں ہیں ۔

(الف) ' (ب) ' (ت)

۱۔ مسجد الف : گھر سے تقریباً ۸۰ قدم کے فاصلے پر ہے ۔ یہ مسجد ہمارے گھر کے برابر میں جو بلڈنگ (رہائشی عمارت) بنی ہوئی ہے اس میں چھوٹے سے کمرے بنی ہیں وہاں پر پانچ وقت کی نماز باجماعت ہوتی ہے لیکن جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ۔ مقتدی تقریباً دس ہوتے ہیں

۲۔ مسجد (ب) : گھر سے تقریباً پونے دو سو قدم ۱۷۵ کے فاصلے پر ہے ۔ یہ سب سے پرانی مسجد ہے ۔ یہ مسجد (الف) سے بڑی اور (ت) سے چھوٹی ہے ۔ یہ گورنمنٹ کے ڈپٹی کمشنر آفس میں واقع ہے ۔ یہاں جمعہ کی نماز بھی ہوتی ہے ۔ آفس کھلا ہوتا ہے تو کافی نمازی ہوتے ہیں ۔ مغرب عشاء اور فجر میں کم نمازی ہوتے ہیں ۔ فجر میں تو صرف دو یا تین نمازی ہوتے ہیں ۔

۳۔ مسجد (ت) گھر سے تقریباً ۲۱۰ (دو سو دس) قدم کے فاصلے پر ہے ۔ یہ مسجد پہلی دونوں مسجدوں سے بڑی ہے ۔ اس مسجد میں جانے کے لئے ایک مین روڈ پار کرنی پڑتی ہے اس مسجد میں ہر نماز میں تقریباً ۵۰ سے زیادہ نمازی ہوتے ہیں ۔ جمعہ کی نماز میں بھی بڑا مجمع ہوتا ہے ۔ اس مسجد کا امام بھی حافظ قرآن ہے ۔ قرأت بھی مسجد (الف) اور (ب) کے امام سے اچھی ہے ۔

براہ مہربانی یہ بتائیں کہ ہمیں کس مسجد میں نمازیں ادا کرنی چاہئے ایک جگہ پڑھا ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں تکبیر اولیٰ یا ایک دو رکعتیں فوت ہو جانے کا گمان ہو تب بھی افضل یہی ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھے ۔ دوسری مسجد میں نہ جائے اگرچہ وہاں پوری جماعت مل سکتی ہو ۔

ج: جو مسجد آپ کے گھر کے قریب ہے پنجگانہ نماز تو اس میں پڑھی جائے اور جو اس سے زیادہ فاصلے پر ہے اور وہاں جمعہ ہوتا ہے ۔ جمعہ وہاں پڑھا جائے ۔ البتہ اگر مسجد ت میں اچھے عالم ہیں اور ان کے وعظ سے استفادہ مقصود ہے تو مسجد ت پر جانا بہتر ہے ۔

۳۔ مسجد کے صحن میں جماعت سے نماز پڑھتے وقت کیا لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ضروری ہے ؟ جبکہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز باہر روڈ پر جاتی ہو ۔ صحن میں صرف تین فٹ کی دیوار ہے ۔ مسجد کا پورا صحن کھلا ہے ۔ سامنے ہسپتال ہے باہر پان فروش بیٹھے ہیں اور راہگیر بھی ہوتے ہیں ۔ سب کو پوری نماز سنائی دیتی ہے ۔ میں نے پڑھا ہے کہ قرآن شریف بلند آواز میں تب پڑھا جائے اگر سننے والے لوگ اپنے کاروبار یا دوسرے مشاغل میں لگے ہوں اور سننے کی طرف متوجہ نہ ہوں تو ایسی صورت میں سنانے والا اور سننے والے دونوں گناہگار ہوں گے تو اس صورت میں کیا کیا جائے ۔ لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا چاہئے یا نہیں ؟

ج: لاؤڈ اسپیکر صرف ضرورت کی بنا پر استعمال ہونا چاہئے اور اس کی آواز مسجد تک محدود رہنی چاہئے ۔ باہر آواز بلا ضرورت جانا ٹھیک نہیں اور اگر اس سے کسی کو اذیت ہوتی ہو تو اور بھی برا ہے ۔

جنگل میں جمعہ کی بجائے ظہر ادا کریں

محمد عالم

سوال: ہم مختلف ممالک کے لوگ یہاں الامارات میں کام کرتے ہیں اور ہماری رہائش ایک جنگل میں ہے ہماری تعداد تقریباً ۸۰ ہے ۔ ہم سے تین کلو میٹر کے فاصلہ پر جمعہ ہوتا ہے اور ہماری روزمرہ اشیاء اسی جامع مسجد کے قریبی دکانوں سے آتی ہے اور ہم سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر پولیس اسٹیشن بھی واقع ہے تو کیا ہم اس صورت میں الگ جمعہ کر سکتے ہیں یا نہیں

ج: جہاں آپ جنگل میں رہتے ہیں وہاں جمعہ نہیں ہو سکتا ۔ یا تو جمعہ کے لئے شہر آیا کریں یا اسی جگہ ظہر کی نماز پڑھا کریں ۔

باقی صفحہ ۳۴ پر

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

۴ تا ۱۰ شوال ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴۶

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ——— ۲
۲۔ اداریہ ——— ۴
۳۔ لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ (قسط نمبر ۲) ——— ۶
۴۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحبؒ ——— ۸
۵۔ لڑکیوں کی خصوصی تربیت ——— ۹
۶۔ حاصل مطالعہ۔ اہل اللہ کے واقعات (آخری قسط) ——— ۱۰
۷۔ اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش ——— ۱۳
۸۔ شاہ نعمت اللہ کی پیش گوئیاں ——— ۱۴
۹۔ طب و صحت۔ کلونجی ——— ۱۹
۱۰۔ کلونجی کے فوائد ——— ۱۹
۱۱۔ مرزا قادیانی کی کہانی چند حکایات و واقعات کی زبانی ——— ۲۰
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ——— ۲۱
۱۳۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کو صدمہ ——— ۲۱
۱۴۔ آٹھویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل تحریری مقابلہ کے نتائج کا اعلان ——— ۲۳
۱۵۔ ہری پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ——— ۲۴

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ بنوری ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۱۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۹۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

کراچی میں جامع مسجد باب الرحمت

اور عالمی مجلس کے دفاتر کی تعمیر

اس صدقہ جاریہ میں بھرپور حصہ لیجئے

جب آپ کراچی میں تشریف لائیں تو مزار قائد کے نزدیک پرانی نمائش کا چوک واقع ہے جہاں ایک پرانی سی خستہ حال مسجد جو مسجد باب الرحمت کے نام سے مشہور ہے واقع ہے۔ اس سے ملحق پرانے سے چھپروں میں عالمی مجلس کے دفاتر واقع ہیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کا ہر گھر ہر مسجد ہی باب الرحمت ہے جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن پاک سے اپنے دامن میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں سمیٹتا ہے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ بازار ہیں۔

انسان اپنی دکان اور مکان کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ صرف کرتا ہے اور ان کی بناوٹ وسجاوٹ پر بے دریغ دولت لٹاتا ہے لیکن یہ خوبصورت مکانات و دکانات انسان اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے تعمیر کرتا ہے۔ انسان ان سے جو حاصل کرتا ہے، اس دولت سے گو خود بھی وہ متمتع ہوتا ہے لیکن دنیا سے جب انسان رخصت ہوتا ہے تو اسے صرف دو گز کفن کا ٹکڑا میسر آتا ہے بعض انسانوں کو یہ بھی میسر نہیں آتا تو گویا انسان دنیا میں جو کچھ کماتا ہے وہ دوسروں کے کام آتا ہے۔ لیکن

۱۔ اللہ کا گھر یعنی مساجد کی تعمیر

۲۔ تبلیغ اسلام کے لئے دفاتر کا قیام

۳۔ دینی مدارس کی تعمیر

۴۔ مسافروں کے لئے مسافر خانوں کا قیام

۵۔ پلوں، نلکوں اور کنوؤں کی تعمیر تاکہ آنے جانے والے ان سے پانی پی سکیں۔

یہ اور اس قسم کی بے شمار چیزیں ہیں جنکی تعمیر و قیام اس کی اخروی زندگی کے لئے نجات کا باعث بن جاتی ہے اور جب تک لوگ اس سے استفادہ کرتے رہیں گے، اس کے قیام و تعمیر میں حصہ لینے والے کے نامۂ اعمال میں ان کا اجر و ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

جامع مسجد باب الرحمت کا سنگ بنیاد اس وقت رکھا گیا تھا جب یہاں حاجی کیمپ ہوا کرتا تھا اور حج پر جانے والے حضرات یہاں نمازیں ادا کرتے تھے لیکن یہ ایک سادہ سی مسجد تھی اور مرور زمانہ سے اب اس کی حالت انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔ کسی بھی وقت اس کے گرنے کا اندیشہ تھا، اگر خدا نخواستہ ایسا ہو جاتا تو اس سے بہت سی قیمتی جانوں کے ضیاع کا خطرہ تھا۔

اس مسجد کے بارے میں ہمیں پرانے دوستوں اور ان حضرات سے جو اس کے سنگ بنیاد کے وقت موجود تھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ مزار قائد پر مفتی اعظم فلسطین جناب مفتی امین الحسینی صاحب تشریف لائے تھے۔ ان کے ہمراہ شہید ملت خان لیاقت علی خان مرحوم بھی تھے چنانچہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسجد کا سنگ بنیاد مفتی اعظم فلسطین اور شہید ملت خان لیاقت علی خان اور دوسرے زعماء ملت کے ہاتھوں سے رکھوایا گیا۔

اب یہ مسجد خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کر دی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر برآمدہ اور صحن کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ پانی کی قلت دور کرنے کے لئے بیس۲۰، پچیس۲۵ ہزار روپے کی لاگت سے بورنگ لگا دیا گیا اور ایک ٹنکی تعمیر کی گئی ہے جس میں ہزاروں گیلن پانی آسکتا ہے۔ ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر

بھی تھا۔ اس سے قبل ہم اس پوزیشن میں نہیں تھے کہ اس کی تعمیر کرائی جاسکے۔ اب ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے تعمیر کا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ مسجد دو منزلہ تعمیر ہوگی تاکہ اس تھوڑی سی جگہ میں زیادہ سے زیادہ نمازی نماز ادا کر سکیں مسجد جس جگہ واقع ہے، یہ کراچی شہر کا وسط ہے اور نشتر پارک جو دینی و سیاسی جلسوں کا مرکز ہے اس کے قریب ہونے کی وجہ سے (دینی و سیاسی جلسوں کی وجہ سے) اس مسجد کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ہماری کوشش ہے کہ ایسی مسجد تعمیر ہو جائے جہاں زیادہ سے زیادہ نمازی بآسانی نماز ادا کر سکیں۔

یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ جب مسجد کا اگلا حصہ شہید کیا گیا تو ایک سادہ سی تقریب کا اہتمام کیا گیا اور کراچی کے ممتاز علماء کرام حضرات مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر، مولانا محمد اسفند یار خان۔ اور دوسرے علماء کرام نے سنگ بنیاد رکھا جبکہ برآمدے کا سنگ بنیاد قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ نے رکھا۔ اس موقع پر بھی کراچی کے اکابر علماء کرام موجود تھے جنھوں نے سنگ بنیاد کی تقریب میں حصہ لیا۔ الحمد للہ اب مرحلہ وار تعمیر کا سلسلہ شروع ہے۔ جس کی تکمیل پر کم از کم چار ماہ لگ سکتے ہیں۔

چار دیواری، وضو خانہ، استنجے خانے، صحن اور برآمدے کی تعمیر کے بعد دو منزلہ ہال کمرہ اور مینارۂ ختم نبوت تعمیر ہوگا۔ مسجد پر ہونے والے اخراجات کا جو اندازہ لگایا گیا ہے، وہ کم از کم بیس۲۰ لاکھ روپیہ ہے۔ چونکہ یہ مسجد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہے۔ اس مسجد کے متصل عالمی مجلس کے دفاتر بھی تعمیر ہوں گے جس کے اخراجات مسجد کے اخراجات کے علاوہ ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمگیر تنظیم ہے جس کا مرکزی دفتر ملتان میں ہے اور ایک دفتر جو لاکھوں روپیہ خرچ کر کے خریدا گیا ہے، لندن میں بھی موجود ہے جس کے زیر انتظام کئی سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہیں۔ کراچی ایک بین الاقوامی شہر ہے یہاں سے مرکز کی ہدایت کے مطابق بیرونی دنیا کے لئے پروگرام بنتے ہیں۔ جہاں ضرورت ہوتی ہے، تبلیغی وفود روانہ ہوتے ہیں۔ انگریزی، عربی وغیرہ زبانوں میں لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ یہاں سے ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ۹ سال سے باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے، جس میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جاتا ہے اور اسلام و اہل اسلام پر ان کی طرف سے جو الزامات لگائے جاتے ہیں، ان کا دندان شکن اور منہ توڑ جواب دیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ تقریباً دنیا کے ہر ملک میں جاتا ہے۔

بیرونی ملکوں سے خطوط کے ذریعہ اردو، انگریزی، عربی لٹریچر طلب کیا جاتا ہے تو فوری طور پر لٹریچر بھیجا جاتا ہے۔ صرف کراچی دفتر کا ڈاک خرچ ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ہے۔ جس کی تصدیق ڈاک ٹکٹ کی مشین سے کی جاسکتی ہے۔

لیکن یہاں مستقل خاطر خواہ جگہ نہیں تھی اور چھپر نما کمروں میں ہی یہ سارا کام ہو رہا ہے۔ اب جبکہ جامع مسجد باب الرحمت کی تعمیر کا مرحلہ وار سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں تو مسجد کے ساتھ عالمی مجلس کے دفاتر کی تعمیر بھی ضروری ہے جن کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ دفاتر کے لئے حسب ذیل منصوبوں کا پروگرام ہے۔

۱۔ عالمی مجلس کراچی کے دفتر کا قیام۔ جس میں اندرون و بیرون ملک رابطے کے لئے ہر طرح کی جدید سہولتیں موجود ہوں۔

۲۔ شعبۂ تصنیف و تالیف (خصوصاً معروف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری۔)

۳۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے شعبہ ترتیب و تدوین اور کتابت کا شعبہ

۴۔ شعبۂ طباعت، جس میں آسانی پیدا کرنے کے لئے کمپیوٹر کی تنصیب

۵۔ دار الضیوف ۶۔ کتب خانہ، جس میں مذاہب باطلہ کے رد میں کتابیں موجود ہوں۔ ۷۔ عملۂ دفاتر کے لئے رہائش گاہیں۔

الغرض عالمی مجلس کے یہ منصوبے ہیں، جن پر کام شروع ہو چکا ہے لیکن یہ اسی وقت پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں جب شمع ختم نبوت کے اہل خیر پروانے اس طرف توجہ دیں۔ مسجد کی تعمیر کا مسئلہ ہو یا تبلیغ اسلام و ختم نبوت کے لئے دفاتر کی تعمیر، یہ سب صدقہ جاریہ ہیں۔ اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصہ لے کر مسجد اور دفاتر کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اللہ کی رضا اور سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون نمبر ۷۱۱۶۷۱

لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ

اور اس سے سبق

حضرت مولانا
سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی
ایک پرانی تقریر

یہ درحقیقت یورپ اور اس کی انتہا پسندانہ قوم پرستی کا فیض ہے جس نے زبان اور کلچر کو یہ مقدس لباس عطا کیا ہے اور اس کو ایک بت بنادیا ہے جس کے لئے انسانوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے اور خون بہایا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اکثر ملکوں میں پرانی تہذیب کے احیاء کا شوق، زبان کا تعصب اور اس کے لئے مرمٹنے کا جذبہ پیدا ہوا اور لوگوں کو زبان کی ایک نئی صلیبی جنگ (CRUSADE) یا جاہلیت (PAGANISM) کا سامنا کرنا پڑا جس کا تجربہ اب تک نہ ہوا۔ یورپ کا یہ پروپیگنڈہ جو بڑی گہرائی اور دوربینی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا ان مسلم اقوام میں بھی پوری طرح پھیل گیا جو صحیح العقیدہ، سلیم الفطرت اور دینی و ایمانی جذبات کی حامل تھیں اور جن سے بجا طور پر یہ توقع تھی بلکہ یقین تھا کہ وہ اپنے دین اسلام اور سلامت فطرت کی وجہ سے کم از کم دنیا کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں اس لسانی ذہنیت سے بہت دور رہیں گی جس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند اور دلیل نہیں اور جس کی خدا کی میزان میں رائی کے دانہ کے برابر بھی قیمت نہیں۔

لیکن اچانک عالم اسلام اور اسلام و وحدت اسلامی پر عقیدہ رکھنے والوں کے سامنے ایک نئی صورت حال آئی اور زبان کا یہ فتنہ ایک آتش فشاں کی طرح ایک اسلامی ملک کے قلب و جگر میں پھوٹ پڑا۔ یہ آفت یا قیامت جو سامنے آئی وہ کچھ رضائے الٰہی کے لئے یا شیطان کی سرکوبی و تذلیل کے جذبہ سے نہیں تھی۔ اس کا مقصد یہ نہ تھا کہ اخوت و امن و اطمینان کا دور دورہ ہو، نیکیاں فروغ پائیں اور برائیاں ختم ہوں یہ سب اس لئے ہوا کہ اس قوم کی بڑی جمعیت ذہنی شیشہ گروں اور قومیت کے انتہا پسند پرستاروں کے ہاتھ میں کھلونا بنی اور وہ ایک خطرناک سازش کا شکار ہوگئی۔

اسلام کی ساکھ کو زبردست نقصان

اس انسانی قتل عام، خون مسلم کی ارزانی اور جانی و مالی نقصان پر بھی جتنے آنسو بہائے جائیں، کم ہیں لیکن ان واقعات کا سب سے زیادہ شرمناک پہلو یہ ہے کہ اس سے مخالفین کو اسلام کی ناکامی کے ثبوت کے لئے ایک دلیل ہاتھ آگئی اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسلام میں [illegible] اور مختلف قوموں اور نسلوں کو (جن کی زبانیں اور رنگ و نسل مختلف ہیں) متحد کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ نیز یہ کہ اسلامی عقیدہ پر کسی معاشرے اور کسی ریاست (STATE) کے قائم ہونے اور اگر قائم ہو جائے تو باقی رہنے کا امکان نہیں۔ یہ وہ معنوی خسارہ ہے جس کا کوئی خسارہ مقابلہ نہیں کرسکتا۔ آپ ہندوستان کے عظیم ترین تجارتی مرکز میں رہتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ایک تاجر کے یہاں نفع نقصان، بازار کے اتار چڑھاؤ اور تجارتی مد و جزر کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس کا اصل سرمایہ اس کی ساکھ اور اس کا اعتبار ہے، اسی وجہ سے کسی فرم کا ٹریڈ مارک بڑی اہمیت رکھتا ہے اور وہ ہزاروں، لاکھوں روپوں میں خریدا جاتا ہے۔ حالیہ واقعات نے اسلام کی ساکھ کو بڑا نقصان پہنچایا اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں اور اس کو دنیا کی سب سے بڑی قوت جامعہ (UNITING FORCE) کے طور پر پیش کرنے والوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا کردی ہیں۔ اس طرح سے پچھلی تاریخ کو بھی جس پر ہر مسلمان کو فخر ہے، بہت سے لوگوں کی نگاہ میں مشکوک بنا دیا جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے عرب و عجم، گورے کالے، قرشی و حبشی، ایشیائی و افریقی، فقیر و غنی اور محمود و ایاز کو ایک صف میں کھڑا کردیا تھا۔ ہمارے نزدیک تو یہ تاریخ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور ساری دنیا نے ہمیشہ اسلام کی اس کامیابی پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا ہے لیکن اب ہم کس منہ سے کہیں کہ اسلام اپنے پیروؤں میں ایسی وحدت اور الفت پیدا کرتا ہے کہ وہ زبان و رنگ کا اختلاف کو بالکل بھول جاتے ہیں اور جسم واحد اور ملت واحدہ بن جاتے ہیں۔ یہ وہ افسوسناک پہلو ہے جس پر افسوس کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں اور جس پر خون کے آنسو رونا بھی کافی نہیں۔

بیماری کے جراثیم

ہم نے مانا کہ جو کچھ ہوا وہ سیاسی شاطروں کا ایک کھیل تھا اور چند فتنہ پرداز اور ناخدا ترس جماعتوں کی بازی گری جس کا یہ سادہ لوح اور سادہ دل قوم شکار ہوگئی لیکن ایک پوری کی پوری قوم اور ملک کا ان سیاسی بازیگروں کے مقاصد کا اس آسانی سے آلۂ کار بن جانا اور اس سیلاب میں تنکے کی طرح بہہ جانا اور توحید و شرک، اسلام و جاہلیت، تعمیر و تخریب اور عقل و جذباتیت میں فرق نہ کرنا محض اتفاقی واقعہ اور قائدین کی ذہانت و صلاحیت اور عوام کی سادگی اور جہالت کا نتیجہ نہیں۔ کسی ملک اور کسی دور میں کوئی تحریک اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی جب تک قوم میں اس کے قبول کرنے کی صلاحیت اور آمادگی نہ پائی جاتی ہو اور اس کی بنیادیں اس کے قلب و دماغ میں پہلے سے موجود نہ ہوں اگر قوم اس تحریک کے لئے پہلے سے تیار نہیں ہوتی تو یہ آندھی اٹھتی ہے اور نکل جاتی ہے۔ سیلاب آتا ہے اور گزر جاتا ہے، اعصابی دورہ (ہسٹیریا) بھی ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ زیادہ دیر قائم نہیں رہتی لیکن ان حالات و واقعات کا اتنے دن تک قائم رہنا اور ان کی عمومیت و وسعت بتاتی ہے کہ ملک میں پہلے سے اس بیماری کے جراثیم موجود تھے اور اس قوم کی اسلامی تعلیم و تربیت میں ضرور کچھ ایسی خامیاں رہ گئیں جس کی وجہ سے یہ روز بد دیکھنا پڑا۔

صحیح دینی شعور کی کمی

میرے نزدیک اس کی سب سے بڑی وجہ اس قوم میں

صحیح دینی شعور کی کمی تھی۔ قلب کے ساتھ دماغ کا مومن ہونا بھی ضروری ہے۔ تنہا اسلام کی محبت کافی نہیں۔ اس کے ساتھ خلافِ اسلام فلسفوں اور دعوتوں کی نفرت بھی لازمی ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر طاغوت اور شیطان اور جاہلیت کے داعیوں سے بغاوت اور بیزاری کا بیان باللہ سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی ۝ (سورۃ البقرہ ۲۵۶)

ترجمہ: پس جو کوئی سرکش کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

نحو وکلمہ میں نفی کو اثبات پر مقدم رکھا گیا ہے اور الا اللہ سے پہلے لا الٰہ کہلوایا گیا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی تکمیل اس وقت نہیں ہوتی اور ایک مسلمان اس وقت تک حقیقی ایمان کا ذائقہ شناس نہیں ہو سکتا جب تک اس کو کفر اور مظاہر کفر سے وحشت اور دہشت نہ پیدا ہو۔ صحیح بخاری میں ہے۔

ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما، وان یحب المرء لا یحبہ الا اللہ، وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار (صحیحین)

ترجمہ: تین باتیں جس میں ہوں گی، وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا، ایک یہ کہ اللہ اور رسول اس کو ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ کسی انسان سے اس کو محض اللہ کے لئے محبت ہو، تیسرے یہ کہ اس کو کفر کی طرف واپس جانے کے تصور سے جبکہ اللہ نے اس کو اس سے نجات دے دی ایسی وحشت اور نفرت ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کے خیال سے ہوتی ہے۔

جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے

مسلمان کو اسلام کے خلاف کرنے اور دشمنوں کا آلۂ کار بننے سے ایسی وحشت ہونی چاہئے کہ اگر خواب میں بھی کوئی واقعہ ایسا دیکھے تو اس کے منہ سے چیخ نکل جائے۔ اور وہ توبہ اور استغفار کرے۔ جاہلیت سے صرف جذباتی نفرت ہی کافی نہیں، مسلمان کے لئے جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے۔ وہ کبھی اس کے بارے میں دھوکہ نہ کھائے اگر جاہلیت غلاف کعبہ اوڑھ کر اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر آئے جب بھی وہ لاحول پڑھے اور اس سے پناہ مانگے، وہ کسی بھیس میں اس کے سامنے آئے تو وہ اس کو پہچان جائے اور اس کو مخاطب کر کے کہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

شیطان کی حکمت عملی

شیطان کی حکمت عملی اور جنگی پالیسی (STRATEGY) یہ ہے کہ وہ مسلمان میں جو کمزور پہلو دیکھتا ہے وہ اسی طرف سے حملہ آور ہوتا ہے۔ وہ ہر طبقہ اور ہر فرد پر ایک ہی طریقہ اور ایک ہی ہتھیار نہیں آزماتا، وہ دینداروں اور عابدوں کو عوام کے درجہ کے فسق و فجور کی ترغیب نہیں دیتا کہ اس میں اس کو کامیابی کی امید نہیں۔ وہ انکو ریا، تکبر، خود پسندی، حب جاہ اور حسد جیسے امراض میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قومی سربلندی، حکومت و اقتدار کی ہوس اور دوسروں کے بجائے اپنے ملک کے وسائل کا خود استعمال کرنا اور اپنے اوپر خود حکومت کرنا اور اپنی زبان اور کلچر کو فروغ دینا۔ ہر قیمت پر اپنے ملک کا بول بالا کرنا۔ یہ وہ خوشنما اور دلفریب مقاصد اور یہ وہ دلکش اور شیریں خواب ہیں جن کے بڑے بڑے اہل علم اور بعض اوقات بڑے بڑے دیندار بھی فریفتہ ہو جاتے ہیں۔

عربوں کی فریب خوردگی اور اس کی سزا

شیطان نے عربوں کو یہی سبز باغ دکھایا، ان سے کہا کہ قرآن مجید تمہاری زبان میں نازل ہوا۔ اللہ کا رسول تم میں مبعوث ہوا۔ خانہ کعبہ اور تمام عالم کا قبلہ تمہاری سرزمین میں ہے، حرم، اور رسول کی آخری آرام گاہ تمہارے ملک میں ہے۔ تم قرآن و حدیث اور اسلام کے اسرار و حقائق کو جیسا سمجھ سکتے ہو۔ دنیا میں کونسی قوم ایسا سمجھ سکتی ہے، پھر اس سب کے باوجود خلافت کا مرکز تم سے ہزاروں میل دور سمندر پار قسطنطنیہ میں ہے اور ترک تم پر حکومت کریں جن کی نہ زبان عربی اور نہ نسل عربی، یہ منطق ایسی تھی کہ بہت سے عربوں نے جن کو اقتدار کی تمنا تھی، اور وہ مدت سے ایک عرب ایمپائر کا خواب دیکھ رہے تھے نیز ان کو ترکوں سے بہت سی شکایتیں تھیں اور ان کے احساس برتری اور حاکمانہ رویے سے نالاں تھے ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور وہ برطانوی طاقتوں کے مقاصد کا آلۂ کار بن گئے۔ شریف مکہ نے مرکز اسلام سے جنگ کی اور شام و عراق نے عربوں میں اپنے ملکوں میں اتحادیوں کا ساتھ دیا اور ان کے منصوبہ کی تکمیل میں معاون بن گئے ترکوں کو شکست ہوئی۔ خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا۔ ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ وہ حصار جس کے اندر مسلمان عزت کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے۔ منہدم ہو گیا۔ مغربی طاقتوں کو اب کسی کا ڈر نہیں رہا اور مسلمانوں کی طرف سے کوئی انگلی اٹھانے والا بھی نہیں رہا۔ اس کے نتیجہ میں فلسطین یہودیوں کا قومی وطن (NATIONAL HOME) بنا۔ اسرائیل کی سلطنت قائم ہوئی جو عربوں کی چھاتی پر کھونٹے کی طرح قائم ہے۔ بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ یہ سب اس عصبیت جاہلیہ کا کرشمہ ہے جس کا عرب شکار ہوئے۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

باقی آئندہ

اعلان تعطیل

آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (ادارہ)

یادِ رفتگاں

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایک ہمہ گیر شخصیت

دنیا میں اربوں انسان پیدا ہوئے اور اربوں دنیا سے کوچ کر چکے، موت و حیات کا طلوع اور غروب ازل سے ہے اور قیامت تک رہے گا۔ پھر ایک دوسرا عالم آخرت وجود میں آئے گا جہاں بقا ہی بقا، دوام ہی دوام، اور ابد ہی ابد ہے گا۔ انسان کہ اشرف المخلوقات کا تاج سر پر رکھتا ہے اپنی سعادت اور شقاوت کے حوالے سے دو قسموں پر منقسم ہو جاتا ہے۔ اور قرآنی اصطلاح میں اسی کو سعید اور شقی سے تعبیر کیا گیا۔

سعادت مندی عطیہ الٰہی ہے اور اس میں شک نہیں کہ مولانا عبدالحلیم ایک سعادت مند شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی زندگی بھرپور اور جہد مسلسل سے تعبیر تھی۔ جس اعلیٰ ترین مقام تک وہ پہنچے اس کے حصول میں مولانا کی شجاعت دلیری اور جواں مردی کو بہت دخل تھا۔ وہ بلند عزائم اور پختہ ارادوں کے مالک تھے مولانا کی اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت مندی ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے باوصف کہ نہایت ہی پسماندہ علاقہ میں پیدائش اور ہر طرح کی مالی مشکلات کے باوجود علم کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ مولانا مرحوم ۱۹۴۷ء میں جب میرٹھ، رام پور سے زمانہ طالب علمی میں اپنے گاؤں بھیشر پالا، تعطیلات گزارنے گئے تو حویلیاں سے پا پیادہ گاؤں گئے۔ کہ اس وقت ایبٹ آباد مانسہرہ بٹل کی سڑک نہ تھی۔ ان مشکل ترین حالات میں کسی فرد کا زیور علم سے آراستہ ہونا بہت بڑی بات ہے۔ کہ اس زمانہ میں مولانا کے پورے حلقہ انتخاب کے حوالے سے نہ سکول تھے نہ مدارس، علم کی انتہا یونیورسٹی کسی مسجد کا امام اور خطیب ہوتا تھا۔ مولانا کو تحریک پاکستان کے قیام کے عرصہ میں جو ملکی تحریکوں کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور ان تحریکوں کے دوران جو مشاہدات اور تصورات آپ کے ذہن پر نقش ہو شدہ بھی بہت بڑا تجربہ تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ عملی زندگی میں مولانا استعماریت اور انگریزیت کے بہت بڑے مخالف تھے۔ یہ شک دور کرتا چلوں کہ مولانا اپنے ساتھیوں اور شاگردوں کو انگریزی سیکھنے اور فر فر بولنے کی استطاعت پیدا کرنے کے لئے بار بار نصیحت فرماتے کہ وہ انگریزی زبان کو دین اسلام کی خدمت کا وسیلہ جانتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا لندن امریکہ دینی اجتماعات میں شرکت فرما چکے تھے مزید برآں یہ حقیقت نہ فراموش کی جانی چاہئے کہ مولانا ۱۹۷۰ سے ۷۷ تک ملک کی باوقار قومی اسمبلی کے ممتاز ترین پارلیمنٹرین رہے۔ اور اس وقت کے بہت سے بیرسٹر وزراء مولانا سے گھبراتے تھے۔ مولانا کی سیاسی، دینی، ثقافتی تقریروں کی یہ خوبی تھی کہ اسے ہر ایک گوش و ہوش دونوں سے سنتا اور ان کے طرز کلام اور دلائل گفتار سے اثر محسوس کرتا۔

مولانا اپنی ذات میں شرافت دیانت امانت کے مالک تھے اکثر روحانی بیماریوں جیسے بغض حسد کینہ عداوت دشمنی بہتان تہمت سے محفوظ تھے۔ ان کی شخصیت میں جاذبیت، انکسار، اخلاص صدق، وفا اور ہمدردی موجزن تھی۔ وہ باوفا ساتھی، شفیق باپ، ہر ایک کا سرپرست اور بے سہاروں کا سہارا تھا۔ مولانا عملی زندگی کے بہترین معلم اور تربیت دہندہ تھے۔ اور ذہنی انقلاب پیدا کرنے والے فرد تھے۔ وہ ہر ایک میں حوصلہ، ہمت اور مستقبل کی فکر پیدا کرنے کی راہ دکھانے والے، اور ہر چٹان سے ٹکرانے کے لئے ہمت دلانے والے تھے مولانا کسی کو غلط مشورہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ ہر ایک کے لئے فلاح اور کامیابی کی خواہش رکھنے والے تھے۔ ان کے ہاں نسل پرستی ذات برادری کی عصبیت نہ تھی۔ وہ ہر مظلوم کے ہمدرد اور ہر ظالم کیلئے ننگی تلوار تھے۔ تربیلا ڈیم کے سینکڑوں متاثرین ہوں، بے زمین کاشتکار ہوں، وہ کشمیر کے بکروال ہوں، یا پسماندہ علاقہ مانسہرہ، الائی کوہستان، حسن زئی، جعفر زئی کے سینکڑوں یا ہزاروں بیگاری دہقان، مولانا سب کے کام آئے اور اپنی ذات کے حوالے سے ہر ایک کی مدد کی۔ مولانا کا ذاتی اسمبلی کا لیٹر پیڈ اور ایم این اے کا مہر مولانا کے کلرک کے پاس ہر محتاج کے لئے وقف عام کے طور پر رکھ دی گئی تھی۔ صبح سے شام تک مولانا کا قائم کردہ جامعہ فرقانیہ کا صحن اور گھر سے سینکڑوں حاجت مندوں کے لئے رہائشی کیمپ ہوتے اور ایک مفلوک الحال بے کس و بے بس فرد کے لئے، ممبر قومی اسمبلی سے ملاقات، کوئی مسئلہ نہ تھا۔

مولانا نے غریبوں کو شعور دیا۔ مفلوک الحال کو خودی کی نعمت سے آشنا کیا۔ اور "خان ازم" کے بتوں کو پاش پاش کرنے کی ہمت دی۔ انہوں نے جمہوری عمل میں ایک ووٹ کی قیمت سے دہقانوں، مزارعین اور ادنیٰ ترین طبقات کو واقف کرایا۔

باقی ص۲۹ پر

SA
شمیم احمد (جیولرز)
SHAMIM AHMED JEWLLERS
سونے کے جدید ترین زیورات کیلئے تشریف لائیں
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
دوکان نمبر ۳۲ جیولرز سینٹر، راجہ غضنفر علی روڈ صدر کراچی۔ فون نمبر: ۵۲۷۱۰۰

لڑکیوں کی خصوصی تربیت

از
مولانا عبدالوحید قاسمی

شریعت اسلامیہ میں اولاد اناث کی تربیت پر خصوصی زور دیا گیا ہے اور اس کی طرف سے لاپرواہی برتنے پر سخت تنبیہ کی گئی ہے اس صنف کا خاص خیال رکھنے پر دوگنی جزا کی خوشخبری دی گئی بچیوں کے ساتھ اس خصوصی ترغیب کی چند وجوہات ہیں۔

(۱) لڑکی کمزور طبقہ نازک اندام و نازک احساس ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ حالات کا اثر جلد قبول کر لیتی ہے۔ لہٰذا اگر اسے طاقت ور ذہنی و اخلاقی تربیت نہ مل سکے گی تو اس کے اندر فساد کے زیادہ امکانات ہیں۔

(۲) عموماً والدین کے دل میں اولاد اناث کے لئے وہ قدر و منزلت نہیں ہوتی جو اولاد نرینہ کے لئے ہوتی ہے اور اسی لئے وہ والدین کی بھرپور توجہ اور التفات حاصل نہیں کر پاتیں اس فطرت ہی کو پورا کرنے کے لئے ان کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرائی گئی۔

(۳) لڑکیوں کی تربیت اپنے پیچھے دیرپا اثر رکھتی ہے چونکہ لڑکی کے اندر ماں ہونے کی حیثیت ایسی ہے جس سے اس کی تربیت کے فوائد و ثمرات صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ ایک صالح پاکباز اور سلیقہ مند ماں کی حیثیت سے اس کی گود میں پرورش پانے والی اولاد بھی اس کے فاضلانہ اسلامی اخلاق اور نیک عادات و اعمال سے مستفید ہو سکے گی نیز وہ اپنے گھر اور معاشرے کو اپنی روشن کرنوں سے جگمگا دینے والی ایک ملکہ ثابت ہوگی۔

(۴) عہد اسلام سے پہلے لڑکی کی پیدائش سخت کوفت اور گھٹن اور شرم و حیا کا باعث تھی اس پر ناراضگی و آزردہ دلی جاہلیت کا مزاج تھا اور بعض اوقات تو انہیں زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔

قرآن کریم کا بیان یہ ہے کہ واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجھہ مسودا وھو کظیم۔

جب انہیں بچی کی پیدائش کی خبر ملتی تو ان کے چہرے پر سیاہی بھر جاتی اور وہ دل ہی دل میں گھٹتے، اسلام نے جاہلیت کے اس مزاج و رویے کے خلاف ان کے ساتھ حسن سلوک ان کی قدر افزائی اور ان کی خصوصی تربیت کا حکم دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(ترجمہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے تین لڑکیاں دی ہوں پھر اس نے ان کی مشکلات و تکالیف پر صبر کیا اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے طفیل اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

(ترجمہ) جس شخص نے اپنی دو لڑکیوں کی عمر بلوغ تک پرورش کی قیامت کے دن میرا اور اس کا اس طرح ساتھ ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں۔

ایک روایت میں ہے کہ بچیاں اپنے مربین کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائیں گی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی قدرے طویل روایت میں ہے۔

(ترجمہ) جس شخص نے تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان کی خوب تربیت کرے اور تحمل کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔

ایک تیسری سند میں وسقاھن وکساھن من جدتہ وغیرہ کے الفاظ بھی مروی ہیں جن سے ان کی تعلیم و تربیت ان کے اخراجات پر تحمل و صبر ان کے حق میں خوف خداوندی ان کی ضروریات زندگی کی تکمیل شادی بیاہ وغیرہ کی جملہ کوششوں و کاوشوں پر جنت کی بشارت سنائی گئی۔

حضرت یعقوب بن بختانؒ کہتے ہیں میری سات لڑکیاں ہوئیں جب کوئی لڑکی پیدا ہوتی تو میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے پاس جاتا وہ فرماتے اے ابو یوسف انبیاء بھی لڑکیوں کے باپ ہوا کرتے تھے ان کا یہ قول میرے لئے تسلی بخش ہوتا۔

بیہقی کی روایت میں ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں اس کے پاس اس کا بیٹا آیا اس نے اسے بوسا دیا۔ اور اپنی گود میں بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اسے پہلو میں بٹھایا آپؐ نے فوراً ٹوکا کہ اے شخص تم نے اپنی اولاد میں عدل اور برابری نہیں کی۔

ان احادیث و آثار سے ظاہر ہے کہ بچیوں کی تربیت و نگرانی پر شریعت نے بہت زور دیا ہے اور یہ بات لائق افسوس ہے کہ ہمارے مسلم معاشرے میں لڑکیوں کی تعلیم و اخلاق دونوں پہلوؤں کی نگرانی سے صرف نظر ہو رہا ہے تعلیمی پہلو سے رو گردانی کا عالم تو یہ ہے کہ ہمارے علماء کے گھرانوں میں بھی ڈھونڈنے پر بھی کوئی ایسی لڑکی ملنی دشوار ہے جسے ہم دینی تعلیم یافتہ کہہ سکیں اور جو کم از کم عورتوں سے متعلق فروعی مسائل دینیہ کی معلومات رکھتی ہو چہ جائے کہ اسلامی ثقافت و تہذیب کے مخصوص سانچہ میں ڈھلی ہوئی عورت ہمیں دستیاب ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہماری عورتوں کو اپنی تعلیم کی طرف متوجہ فرمائے۔

اگر یہ ملا اور مدرسے نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟

پاک پتن شریف میں حضرت بابا فریدؒ کی درگاہ کے مکتب کو انگریزی کالج بنانے کے مشورہ پر علامہ اقبال نے حکیم احمد شجاع کے نام اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا ہے۔

ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہیں مکتبوں میں پڑھنے دو۔ اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔

اگر ہندوستان کے مسلمان ان مکتبوں کے اثر سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح جس طرح ہسپانیہ میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈر اور الحمراء اور باب الاخوتین کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا ہندوستان میں بھی تاج محل اور دلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔ یہ کہہ کر ان کی آنسوؤں سے آنکھیں لبریز ہوگئیں۔ (اقتباس)

حاصل مطالعہ

اہل اللہ کے حکمت سے بھرپور نصیحت آموز اور عبرت انگیز واقعات

آخری قسط

حافظ خلیل احمد فقیر
کروڑ لعل عیسن

امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ

جب خلق قرآن کا مسئلہ اٹھا تو امام احمد بن حنبلؒ نے حق کا اعلان کیا یہ زمانہ مامون رشید کا تھا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ کلام اللہ مخلوق نہیں ہے بلکہ وہ صادر من اللہ ہے اس پر امام صاحب کو جیل بھیجا گیا اور جیل میں بڑے بڑے مظالم ان پر کئے گئے یہاں تک کہ روزانہ اسی کوڑے مارے جاتے تھے کپڑے نکلوا دیتے تھے اور اسی کوڑے مارتے تھے آپ کا بدن لہولہان ہو جاتا اگلے دن پھر اسی طرح سے کیا جاتا۔ اسی طرح جیل میں ایک عرصہ گزر گیا۔ اور امامؒ کی شان یہ تھی کہ جب پہلا کوڑا پڑتا تو آپ کہتے بسم اللہ اور جب دوسرا کوڑا پڑتا تو کہتے اللہ اکبر اور جب تیسرا کوڑا پڑتا تو فرماتے القرآن کلام اللہ غیر مخلوق، غیر مخلوق۔ اور کہتے کہتے بے ہوش ہو جاتے۔

ایک دن لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ روزانہ جیل میں مصیبت اٹھا رہے ہیں اور تعلیم و تدریس و افادہ کا بالکل کام بند ہو گیا ہے اور فیضان ختم ہو گیا آپ کوئی لفظ ذو معنی بطور توریہ کے فرما دیں تاکہ یہ مصیبت دور ہو جائے اور تعلیم دین کا سلسلہ پھر چالو ہو جائے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ جیل کے باہر جا کر دیکھو کیا ہو رہا ہے جب وہ لوگ باہر گئے تو دیکھا لاکھوں آدمی قلم و دوات لئے ہوئے جیل کے اردگرد پڑے ہوئے ہیں کہ جو امام صاحب فرمائیں گے۔ ہم اسی کو اپنا مذہب بنائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں توریہ کر کے جان بچالوں تو یہ سمجھ جائیں گے کہ کلام اللہ کے غیر مخلوق ہونے کا میں نے اقرار کر لیا ہے تو میری جان تو بچ جائے گی لیکن لاکھوں کا ایمان چلا جائے گا اور میری جان اتنی عزیز نہیں ہے جتنا ان کا ایمان عزیز ہے تو میں اپنی جان کی وجہ سے ان کا ایمان کیسے خراب کر دوں گا۔

بالآخر وہ کوڑے کھاتے رہے لیکن مدت کے بعد جب خود مامون الرشید تائب ہوا تو وہ جیل سے چھوٹ گئے اور پھر تعلیم و تعلم کے مشغلے میں لگ گئے۔ اور بعد میں آپ کا انتقال ہوا۔

بعض بزرگوں نے آپ کو خواب میں دیکھا تو معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ عرش کے سامنے ایک کرسی بچھائی گئی اور مجھ کو اس پر بٹھایا گیا اور فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے اوپر قیامت تک موتی نچھاور کرتے رہو اور یہ فرمایا گیا کہ اے احمد! میری وجہ سے تم نے اپنے بدن پر سینکڑوں کوڑے کھائے اب تمہارے لئے قیامت تک ہمارا چہرہ تمہارے لیے مباح ہے۔ اس سے لذت حاصل کرتے رہو اور دیدار کرتے رہو اور دیدار کرتے رہو۔

شیخ عبدالعزیز مکیؒ کا واقعہ اور معتزلہ سے مناظرہ

حضرت شیخ عبدالعزیز مکیؒ یہ بہت بڑے عالم اور عارف تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ کم سے کم میں ایک مرتبہ مامون رشید کے سامنے کلمہ حق تو واضح کردوں اور اس سے جا کر کہوں کہ تم نے ہزاروں علماء کو قتل کرا دیا اور اس مسئلے کو لوگوں کی حیات و ممات کا ذریعہ قرار دیدیا ہے حالانکہ قرآن و حدیث کسی میں بھی اس کو قرار نہیں دیا گیا ہے" اگر کوئی توحید کا انکار کرے تو واجب القتل ہے۔ اسی طرح جو عقائد حقہ ہیں اگر ان کا اقرار کرو تو خیریت ہے ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔

یہ ان کا مقصد تھا اس کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے ترکیب کی کہ اپنے بیٹے سے یہ فرمایا کہ جامع مسجد میں جہاں لاکھوں مسلمان نماز پڑھنے آتے ہیں میں کھڑے ہو کر اعلان کروں گا تم اس پر کھڑے ہو جانا اور سوال کرنا کہ ما قولکم فی خلق القرآن۔

یعنی خلق قرآن کے بارے میں تمہارا کیا قول ہے اس پر میں تقریر کروں گا تو یقیناً میں گرفتار ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے مامون کے دربار میں پیش کیا جائے گا تو وہاں پر مامون کے سامنے مجھے کلمہ حق کے اعلان کا موقع ملے گا۔

شیخ نے مامون تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا چنانچہ وہاں حضرت مکے سے چلے اور اسی ترتیب کے مطابق جامع مسجد میں نماز کے بعد اعلان کیا گیا کہ شیخ عبدالعزیز مکیؒ سے کچھ سوال کئے جائیں گے۔ لوگ ٹھہر گئے صاحب زادے نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ خلق قرآن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ شیخ عبدالعزیز مکیؒ نے ایک زوردار تقریر کی اور فرمایا کہ قطعاً مخلوق نہیں ہے بلکہ صادر من اللہ ہے اور یہ لوگ جو خلق قرآن کا دعویٰ کر رہے ہیں بالکل جھوٹے ہیں اور دین پر تہمت اور افتراء باندھ رہے ہیں جب تقریر پوری ہو گئی تو پولیس پہنچ گئی اور ان کو گرفتار کر لیا اور لوگوں میں بھگدڑ پڑ گئی لوگ بھاگ گئے اور ان کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔ وہاں کا جیلر جو تھا وہ فی الجملہ کچھ دیندار تھا۔ وہ شیخ عبدالعزیز مکیؒ سے آکر ملا اور کہا کہ کیوں اپنی جان کو خطرے میں ڈالتے ہو ابھی مسئلہ میرے ہاتھ میں ہے اس میں کچھ رد و بدل کر سکتا ہوں آپ مکے جاؤ اس جھگڑے میں کیوں پڑ رہے ہو۔

شیخ عبدالعزیز مکیؒ نے فرمایا کہ میں آیا ہی ہوں اسی غرض سے کہ کلمہ حق کا اعلان کروں اس کے بعد جیلر نے ان سے کچھ بحث کی شیخ نے اس کے جوابات دیئے اس نے حق کا اقرار کیا اور کہا کہ مجھے پہلے ہی سے ہمدردی تھی اور اب اور زیادہ ہمدردی ہو گئی۔

لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کچھ توریہ وغیرہ استعمال کر کے نکل جائیں میں خود نمٹ لوں گا شیخ عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہی ہوں کہ مامون کے دربار میں پہنچوں اور اسی گرفتاری کی حالت میں۔ اس نے کہا کہ خیر! اس کو آپ جانیں یہ اسی طرح گرفتار ہے۔ اور مامون تک یہ بات پہنچائی گئی جیلر نے مامون کو آمادہ کیا کہ شیخ عبدالعزیز بہت بڑے عالم ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں دربار

میں طلب کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں اس مسئلے کو پوری طرح سمجھوں اور سمجھاؤں میری رائے یہی ہے کہ آپ معتزلہ کے علماء کو جمع کریں اور پورا دربار لگے اور اس میں شیخ عبدالعزیز مکی کو بلایا جائے مامون نے اس مشورہ کو تسلیم کر لیا اور تاریخ متعین کر دی۔ جب وہ تاریخ آئی تو شیخ عبدالعزیزؒ کو ایسے مکان میں ٹھہرایا گیا جو لب سڑک تھا اور وہ سڑک شاہی دربار میں جاتی تھی اور یہ ترکیب اس لیے کی گئی کہ دربار میں جانے والے کروفر و رعب کے ساتھ اسی سڑک سے جائیں گے۔ یہ منظر دیکھ کر شیخ عبدالعزیز پر رعب طاری ہو جائے۔ اور اپنے خیال سے رک جائیں۔

جب وقت آیا تو سب سے پہلے اسی راستے سے فوجی دستے گزرے تلواریں لٹکی ہوئی سونے اور چاندی کے ان کے حلقے تھے گویا بڑے چمک دمک کے ساتھ ایک لشکر گزرا اور شیخ پر یہ اثر ڈالنا تھا کہ ان سب کی موجودگی میں تم کو کلام کرنا پڑے گا نہیں کہ چند آدمیوں کے سامنے تم نے مسئلہ بیان کر دیا اس کے بعد ایک سول ملازمین کا دستہ گزرا وہ بھی زرق و برق تھا اس کے بعد علماء کی جماعت گزری ان کے جبے دھاری سبز تھے وہ بھی ایک شان کے ساتھ گزرے اس کے بعد عمائد شہر کے دستے گزرے گویا ڈیڑھ دو گھنٹے اسی طرح سے لوگ گزرتے رہے اور مقصد یہ تھا کہ ان سب کی موجودگی میں تم کو کلام کرنا ہے مگر شیخ کا عزم مضبوط ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آیا اور پولیس پہنچی اور کہا کہ امیرالمومنین کے دربار میں آپ کی حاضری ہے۔ ان کو اسی قیدی کی حالت میں دربار میں لے جایا گیا۔

شاہی محل کے اردگرد سات شہر پناہ بنائے گئے۔ اور ہر ہر شہر پناہ کے درمیان بڑی بڑی کوٹھی اور محلات اور وسیع میدان تھے۔

جب شیخ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ غلاموں کی ایک قطار ننگی تلوار لئے ہوئے کھڑی ہے اور شیخ عبدالعزیز سے کہا گیا کہ خلیفۃ المومنین کی یہ پہلی ڈیوڑھی ہے یہاں پر دو رکعت نماز پڑھیئے انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی۔

وہ غلام تحقیر اور ترچھی نگاہوں سے شیخ کو دیکھ رہے تھے اور اس درجہ مرعوب کر رہے تھے کہ یہ بولنے کے قابل نہ رہے پھر دوسری ڈیوڑھی آئی تو پولیس نے کہا کہ یہاں پر بھی دو رکعت نماز پڑھیئے۔ وہاں کے غلام دوسرے رنگ میں زرق برق تھے۔ اسی طرح سے سات ڈیوڑھیاں پاس کرائی گئیں یہاں تک کہ شاہی دربار کا وہ محل آ گیا جو مامون الرشید کا شاہی دربار تھا وہ اتنا بڑا ہال تھا کہ جتنے لوگ گئے تھے سب اس میں کھپے ہوئے تھے ہال کے ستونوں پر ریشم کے کپڑے لپٹے ہوئے تھے۔

دربار بڑے بڑے قالین و ریشم وغیرہ سے سجا ہوا تھا جب شیخ داخل ہوئے تو شیخ سیاہ فام تھے۔ ان کی شکل و صورت کوئی اچھی نہیں تھی۔ لیکن علمی کمال بڑا اونچا تھا تو ان کو دیکھ کر لوگوں نے تحقیر آمیز نعرے لگانا شروع کیے اور بعضوں نے تو تھوکا بھی مگر شیخ نے ان کی طرف توجہ نہیں کی بعض نے تحقیر آمیز کلمات بھی کہے شیخ عبدالعزیزؒ فرماتے تھے کہ اس وقت میرے دل میں تھوڑی سی مرعوبیت پیدا ہوئی اور وجہ یہ تھی کہ ان تحقیر کنندوں کے سامنے میں کیا کہوں اور ان کو کس طرح سمجھاؤں نفسیاتی بات ہے کہ جس مجلس میں تحقیر کرنے والے ہوں تو کہنے والے کی ہمت نہیں بڑھتی۔ بہرحال شیخ عبدالعزیزؒ مکی کو بٹھایا گیا پھر نقیبوں نے آواز دی کہ امیرالمومنین اپنے محل سے چل پڑے ہیں تمام لوگ ادب سے بیٹھ گئے یہاں تک کہ پردہ اٹھا اور مامون الرشید نمایاں ہوئے۔

شیخ کہتے ہیں کہ جس طرح سے شیر ہوتا ہے بہت ہی وجیہ اور قوی ہیکل اور رعب دار اس کا چہرہ تھا۔ تمام لوگوں نے کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کی۔ پورے دربار میں ایک سناٹا اور سکوت چھا گیا۔ مامون نے بیٹھتے ہی کہا کہ کون ہے عبدالعزیز۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ہیں اس نے کہا کہ اُدْنُ مِنِّیْ یعنی میرے قریب آؤ وہ قریب آ گئے۔

مامون نے کہا کہ کیا نام ہے تمہارا شیخ نے فرمایا عبدالعزیز کہاں سے آئے ہو شیخ نے کہا مکے سے۔ کیوں آئے ہو شیخ کے اندر جرأت حق پیدا ہوئی اور کہا کہ اس لئے آیا ہوں کہ آپ نے ایک عام گمراہی کا راستہ کھول رکھا ہے اور ہزاروں علماء کو ایک فرضی مسئلے پر قتل کرا دیا جو حیات و ممات کا معیار نہیں تھا آپ کو ان کے قتل کا کوئی حق نہیں پہنچتا ہے نہ کتاب اللہ سے نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اوپر ایسے دنیا پرست علماء چھا گئے کہ جنھوں نے ایک وہمی اور فرضی مسئلے کو لوگوں کی زندگی کا معیار بنا دیا ہے اور ہزاروں کو ناحق قتل کرا دیا۔ ان سب کا خون آپ کی گردن پر ہے ان سب کا قیامت کے دن آپ کو جواب دینا پڑے گا۔ یہ کہہ کر بہت ہی ڈانٹ ڈپٹ کے تقریر کی۔

بہرحال سختی کے ساتھ ایسا ڈانٹا جیسا کوئی اپنے شاگرد کو ڈانٹا کرتا ہے۔ لیکن مامون چپ چاپ بیٹھ کر سنتا رہا جب شیخ عبدالعزیز بول چکے تو مامون کہتا ہے کہ اے عبدالعزیز تو نے اپنی حدود سے گزر کر کلام کیا ہے تو نے نہ اس دربار کی عظمت کو پہچانا نہ خلافت کی عظمت کو پہچانا لیکن میں ان سب چیزوں پر صبر کرتا ہوں کیوں کہ تو ایک مخلص آدمی معلوم ہوتا ہے اور تیرا مقصد کوئی ذاتی وجاہت کمانا نہیں ہے۔ اس لیے میرے دل میں اس کی قدر ہے۔ تیرا طرز کلام اور اس قدر آنے کا مقتضی تو یہ تھا کہ میں تجھے قتل کا حکم دیتا لیکن چونکہ تیری نیت صاف ہے اور سوچتا ہے کہ مسئلے کی تحقیق ہو جائے۔ اس لئے میں ان ساری چیزوں سے درگزر کرتا ہوں۔ تو کلام کرنے میں بالکل آزاد ہے۔ لہٰذا آزادی سے اپنے مسئلے کو ثابت کر مگر یہ دیکھو آپ کا مقابلہ بڑے بڑے علماء سے ہے اگر تو جیت گیا تو پوری حکومت پر فتح پائے گا۔ اور اگر تو ہار گیا تو تیرا انجام اتنا برا ہوگا کہ ایسا انجام کسی کا نہ ہوا ہوگا۔ بہرحال تم کو سنبھل کر بولنا ہے۔ مامون نے بہت ہی فصیح اور بلیغ انداز میں تقریر کی۔

اس کے بعد شیخ عبدالعزیز مکیؒ اور معتزلہ کے علماء سے گفتگو شروع ہوئی شیخ عبدالعزیزؒ نے ایک طرف مامون کو اور ایک طرف درباریوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں نے میرے متعلق یہ کہا اور یہ کہا مجھ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا لیکن ان کو یہ خیال کر لینا چاہیے کہ اگر یہ عالیشان دربار کا کمرہ کہیں سے خراب یا خستہ ہو اور اس پر کوئی شخص اس کی تحقیر کرے تو یہ تحقیر عمارت کی نہیں بلکہ معمار کی ہوگی کہ اس معمار کو اتنی عقل نہ آئی کہ عالی شان مکان میں یہ کھوٹ اور خرابی رکھ دی۔

لہٰذا میرے سیاہ رنگ اور بدصورتی کی ملامت کرنے کے معنی ہیں کہ میرے خالق نے میری ایسی صورت کیوں بنائی۔ درحقیقت یہ مجھ پر طعن و ملامت نہیں ہے بلکہ خالق اشیاء کے اوپر طعن اور ملامت ہے۔

مجھے تعجب یہ ہے کہ اتنے بڑے بڑے علماء اور فہیم لوگ

اپنے خالق اور مالک پر طعن کرتے ہیں اس انداز سے بیان فرمایا پورے دربار پران کی تقریر کا رعب طاری ہوگیا۔ اور وہ عقارت عظمت سے بدل گئی اور ان کے سامنے سارے لوگ جھک گئے۔ اس کے بعد معتزلہ کے علماء سے بحث شروع ہوئی معتزلہ نے خلق قرآن پر دلائل دینے شروع کئے اور شیخ عبدالعزیز مکیؒ نے جوابات دینے شروع کئے پھر معتزلہ نے اس پر اعتراض کیا اور شیخ نے جواب دیا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ جب معتزلہ کے علماء تقریر کرتے تھے تو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اتنی لاجواب دلیل خلق قرآن پر معتزلہ نے پیش کی ہے کہ اب عبدالعزیزؒ کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا۔ اور جب شیخ عبدالعزیز تردید کی تقریر کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب اس کا کوئی جواب معتزلہ کے پاس نہ ہوگا پھر جب معتزلہ اس پر تکبیر کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اس سے زیادہ پختہ دلیل کوئی نہ ہوگی لیکن اس کے جواب میں جب شیخ عبدالعزیز بولتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اس سے بہترین دلیل معتزلہ پیش نہیں کرسکتے تھے ان کے بیان پر معلوم ہوتا تھا کہ معتزلہ سب کے سب احمق ہیں۔

اسی طرح سے بہت دیر تک سلسلہ چلتا رہا۔ اور رات کا بہت سا حصہ اسی میں گزر گیا۔ [illegible] آخر میں معتزلی علماء نے کہا کہ اے عبدالعزیز اب تم سنبھل کر بیٹھ جاؤ۔ ہم قرآن کے مخلوق ہونے پر ایک ایسی دلیل پیش کرتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں تم اس کا جواب دے سکو تم کو لاجواب ہونا پڑے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم تم سے سوال کرتے ہیں کہ قرآن شئے ہے یا لاشئی ہے۔ شیخ عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ معاذ اللہ یہ لاشئی کیوں ہے یہ شئی ہے تو معتزلہ نے کہا کہ جب یہ شئی ہے تو تم نے مان لیا کہ اللہ خالق کل شئی یعنی اللہ تعالیٰ ہر شئے کا خالق ہے تو شئی میں قرآن بھی شامل ہے۔ تمہارے ہی قول سے ثابت ہوگیا کہ قرآن مخلوق ہے۔ لہذا قرآن کا مخلوق ہونا نص قطعی سے ثابت ہوگیا۔

شیخ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں جھجک سی پیدا ہوئی کہ اب میں کیا جواب دوں اور تشویش میں مبتلا ہوگیا۔ اسی وقت میں نے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کیا کہ میرے دل میں اس کا جواب القاء فرمادیں جو واضح اور صاف ہو اور منطقی انداز میں نہ ہو کہ جس سے لوگ الجھ جائیں۔ اسی وقت حق تعالیٰ نے میرے قلب میں یہ جواب القاء فرمایا۔ میں نے معتزلی علماء سے کہا کہ اب تم بھی سنبھل کر بیٹھ جاؤ تو میں بھی ایک آخری بات کہتا ہوں کہ جس کا جواب ممکن نہیں کہ تم دے سکو اور وہ یہ ہے کہ میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے نفس ہے یا نہیں ظاہر بات ہے کہ کوئی اس کا انکار نہیں کرسکتا کہ اللہ کے نفس نہیں ہے کیونکہ قرآن میں خود ہی فرمایا۔ ویحذرکم اللہ نفسہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے نص قطعی سے نفس ثابت ہے معتزلہ نے کہا کہ اللہ کے لئے نفس ہے تو شیخ عبدالعزیزؒ نے فرمایا یہ بھی قرآن میں ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی ہر نفس کے لیے موت ہے تو کیا تم معاذ اللہ اس اصول سے حق تعالیٰ کے لیے موت ثابت کرو گے۔ لہذا تم جو بھی اس کے متعلق جواب دو گے تمہارے سوال کا ہمارا وہی جواب ہوگا۔ اس پر سارے معتزلی علماء خاموش ہوگئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا جب تھوڑی دیر اسی خاموشی کے عالم میں گزر گئی تو مامون رشید نے اعلان کیا اب حق بالکل واضح ہوگیا۔ اور شیخ عبدالعزیز اپنے مخالفین پر غالب آگئے ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا خواہ میری رائے بدلے یا نہ بدلے لیکن خلق قرآن کے مسئلے میں عبدالعزیز مکی نے معتزلہ کو اس قدر خاموش اور ساکت کر دیا ہے کہ ان کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہے اس کے بعد دربار برخاست کیا اور کہا کہ عبدالعزیز آج تم سے زیادہ ہمارے نزدیک کوئی معزز نہیں ہے اور خدام کو حکم دیا کہ عبدالعزیز کو محل کے خاص مہمان خانے میں ٹھہراؤ پھر ان کو دس بیس ہزار درہم بطور انعام بھی دیا اور بہت سا سامان دیا پھر بہت ہی اعزاز واکرام سے باہر نکالا تو لاکھوں آدمیوں کا مجمع لگا ہوا تھا اور وہ لوگ اس کے منتظر تھے کہ یہ بار رسا کا موقع ہے کیا ہونے والا ہے جب سب کو خبر ملی کہ شیخ عبدالعزیزؒ سارے معتزلی علماء کو لاجواب کرکے غالب ہوگئے تو لوگوں کے جوش و خروش کی یہ کیفیت تھی کہ لوگوں نے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور ایک میل تک ہمارا قدم زمین پر نہیں پڑا اور لوگوں کی عجیب حالت تھی جب میں قیام گاہ پر پہنچا تو کئی روز تک ہزاروں کا مجمع آتا اور مناظرے کی کیفیت کو سنتا۔ اور میں بیان کرتا پورا ایک ماہ گزر گیا میں بھی بیان کرتے کرتے تھک گیا تو فرصت کے وقت میں مناظرے کی ساری کیفیت ہم نے قلم بند کی۔ اس کا نام کتاب "الحیدہ" رکھا پھر اس کو شائع کیا اور لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اس مناظرے کا اثر یہ ہوا کہ قتل وغارت کا سلسلہ بند ہوگیا۔ اور علماء حقانی کے اندر طاقت پیدا ہوگئی اور معتزلی علماء جھک گئے۔

مامون الرشید کا تائب ہونا۔

اس کا اثر مامون پر خود پڑا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ آخر عمر میں مامون تائب ہوگیا اور بہت نادم تھا کہ بلا وجہ ہمارے ہاتھ سے ہزاروں ناحق خون ہوئے حتیٰ کہ جب اس کی موت کا وقت آیا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے اس تخت

باقی صـ۲۶ پر

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH. 626236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

مسلم عدل پروری کے شاندار نمونے

از: ڈاکٹر سید محمد اجتباء ندوی، الہ آبادی

اسلام کی نمایاں اور امتیازی خصوصیت خدا کی زمین میں عدل و انصاف قائم کرنا تھا اور ظلم و جور سے انسانی بستی کو پاک و صاف بنانا اور امن و آشتی اور محبت و اخوت کا گہوارہ بنانا تھا چنانچہ قرآن پاک و حدیث نبوی میں جگہ جگہ عدل قائم کرنے اور اپنے اور غیروں کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم اور تلقین پائی جاتی ہے۔ بطور مثال چند آیتیں پیش خدمت ہیں۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانٰت الی اھلھا و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم به ان اللہ کان سمیعا بصیرا

بے شک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچا دیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سنتے، خوب دیکھتے ہیں۔

ایک دوسری آیت میں ہے۔

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ۔

اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

ایک اور جامع آیت سماعت فرمایئے۔

یاایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط، ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور خاص لوگوں کی عداوت تمہارے لئے اس کا باعث نہ ہو جائے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ عدل و انصاف میں اپنا پرایا اور غیر، دوست اور دشمن، چھوٹا اور بڑا، مرد، عورت اور بچہ سب یکساں اور برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف کرنے والے انسان، حاکم اور جج کو بڑے بلند الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ قیامت کے روز جب سورج سوا نیزہ پر آجائیگا اور لوگ دھوپ اور تپش سے بلبلاتے پھر رہے ہونگے اور کسی کو سایہ نصیب نہ ہوگا۔ صرف سات قسم کے انسانوں کے لئے خدا کا سایہ حاصل ہوگا۔ ان میں انصاف و عدل قائم کرنیوالا شخص بھی شامل ہوگا۔

آیئے اس روشنی میں مسلمانوں کی زندگی کے چند عبرت آمیز واقعات بھی سنتے چلیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت فرما چکے ہیں۔ مدینہ پر اسلام سایہ فگن ہے احکام الٰہی رگ و پے میں سرایت کرتے جا رہے ہیں اطاعت و عبادت گزاری کا ذوق و شوق ہے اگر بھول چوک سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو خود بخود سزا کے لئے دربار نبوی میں حاضر ہو کر کفارہ کا مطالبہ ہوتا ہے مگر اسی اثناء ایک ایسا واقعہ پیش آتا ہے جو کہ رہتی دنیا تک کے لئے روشنی کا مینار اور انصاف کا اعلیٰ نمونہ ثابت ہوتا ہے۔ قبیلہ قریش کے ایک اعلیٰ خاندان بنو مخزوم کی ایک خاتون چوری کا ارتکاب کرتی ہیں اور موقع پر پکڑی جاتی ہیں انہیں سزا کے لئے پیش کر دیا جاتا ہے۔ قریش کو سخت صدمہ اور ذلت کا احساس ہوتا ہے کسی طرح اس خاتون قریش کو سزا سے بچانا چاہتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کون کرے یکایک انہیں خیال آتا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید حضور اکرمؐ کو بہت عزیز اور پیارے ہیں اگر وہ اس سلسلہ میں بات کریں گے تو ان کی سفارش قابل قبول ہوگی۔ حضرت اسامہؓ قریش کے کہنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش لیکر حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا۔ فرمایا۔

"اسامہؓ! تم اللہ کی مقررہ سزا کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو" اس کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔

تم سے پہلے کے لوگ اس لئے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کمزور کمتر آدمی چراتا تو اسے سزا دیتے، خدا کی قسم اگر فاطمہؓ بنت محمد چراتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا (بخاری و مسلم)

عدل و انصاف کا اٹل اور بے لاگ و لپٹ فیصلہ ہے جو امت مسلمہ کی ہمیشہ رہنمائی کرتا رہے گا۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت ہے سلطنت، عدالت، فوج اور انتظامیہ کی تنظیم ہو رہی ہے، ہر ہر قدم پر اخوت، مساوات اور عدل و انصاف پیش نظر ہے۔ کوئی امتیاز کوئی تفریق اور بھید بھاؤ نہیں ہے، راوی بیان کرتا ہے کہ امیر المومنینؓ کے ایک صاحبزادہ نشہ کی حالت میں پائے جاتے ہیں۔ کشاں کشاں خبر امیر المومنین کو پہنچتی ہے، حکم ہوتا ہے کہ صاحبزادہ کو حاضر کیا جائے۔ تحقیق سے خبر درست ثابت ہوتی ہے کوڑے لگانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ صاحبزادہ بیمار ہیں لوگ سفارش کرتے ہیں کہ شفایابی تک سزا ملتوی رکھی جائے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے اور حکم نافذ کر دیا جاتا ہے کچھ ہی عرصہ بعد غالباً کوڑوں کے اثر سے وہ خدا کو پیارے ہو جاتے ہیں۔

انصاف پروری کا ایک واقعہ اور پیش خدمت ہے۔ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دور خلافت ہے حضرت علی کو ذمی رعایا کی خبر گیری کے لئے گشت پر

باقی صہ ۲۶ پر

آٹھ سو سال قبل کی عالم اور اقوامِ عالم کے متعلق شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئیاں

جو پوری ہو رہی ہیں

از: مولانا محمد یوسف مظاہری، نمائندہ ختم نبوت رنگون برما

چھٹی صدی کے اوائل میں جہانِ اسلام کے نامور اور مشہور و معروف علماء اور مشائخ گزرے ہیں۔ ان میں حضرت شاہ نعمت اللہ قدس سرہ العزیز کا نام بھی ملتا ہے۔ آپ بخاری ہیں اور سید ہیں آپ کا سلسلۂ نسب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے تحصیل علم اور سیاحت کے شوق میں بخارا سے سمرقند، تبریز، بدخشاں، ملتان اور کشمیر پہنچے۔ آپ اپنے وقت کے متقی اور صوفی منش بزرگ تھے۔ آپ کی صحبت میں تھوڑی دیر بیٹھنے والوں کے قلوب ایمان و یقین کے نور سے جگمگا اٹھتے۔ سیکڑوں چور، ڈاکو اور بدکار آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر برائی زندگی سے تائب ہوئے اور شب بیدار اور تہجد گزار بن گئے۔

حضرت شاہ نعمت اللہ کو آنے والے حالات کے متعلق پیش گوئیوں کا ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ ۵۴۸ھ میں ایک طویل قصیدہ لکھا جس میں دو ہزار کے قریب اشعار تھے۔ اس طویل قصیدہ میں آپ نے ممالک عالم، اقوامِ عالم، مسلمانوں کے دل جیت لئے، عالمی حالات پر حیرت انگیز پیش گوئیاں فرمائیں۔ جو حرف بحرف درست ثابت ہو رہی ہیں۔

یہ اس زمانے کی پیش گوئیاں ہیں جبکہ ہندوستان میں مغلوں کی حکومت بھی نہیں تھی، سکھ قوم کے نام سے نا آشنا تھی۔ نہ پہلی جنگ عظیم کا امکان تھا۔ نہ دوسری جنگ عظیم کا نہ ہندوستان پاکستان کے الگ ہونے کا امکان مگر آپ نے اپنے اشعار میں مذکورہ پیش گوئیاں فرمائیں اور یہاں تک فرمایا کہ ان دو عالمی جنگوں کی مدت جنگ اور ان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کیا ہوگی۔

بلاشک و شبہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اس کے سوا کوئی نہیں، مگر بہت سے اولیاء اور مشائخ ایسے گزرے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے واقعات کو بطور القاء و الہام کے ظاہر فرمایا ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے برصغیر اور اقوامِ عالم کے متعلق فارسی اشعار میں جو پیش گوئیاں کی ہیں ان میں ایک دلچسپ پیش گوئی ملاحظہ فرمایئے۔

دو کس بنام "احمد" گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

دو شخص جن کے نام احمد ہوں گے اپنے دل سے قرآن کی تفسیر بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔ اللہ پاک حضرت شاہ نعمت اللہ کی قبر پر نور کی بارش کرے جنہوں نے ۸۰۰ سو سال پہلے ہی غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے فتنے سے امت کو خبردار کیا۔

ہندوستان و پاکستان اور عالم اسلام کے ہزاروں رسائل اور کتب اور وہاں کے علماء کرام کے مواعظ اور ارشادات اس بات کے شاہد ہیں کہ ان دونوں احمدوں نے (حقیقت میں ان دو احمقوں نے) کیا کیا فتنے جگائے اور امت کے شیرازہ کو منتشر کرنے کی کیسی کیسی شرمناک چالیں چلیں۔ قرآن و حدیث کے واضح معانی و مطالب کو چھوڑ کر من مانی ترجمہ و تفسیر کر کے بہت سوں کو گمراہ کیا۔

ہمارے یہاں رنگون میں ایک قادیانی نے ایک مسلمان کو اپنے غلط عقیدے کی طرف دعوت دی۔ مسلمان بھائی نے کہا پہلے میرے ایک سوال کا جواب دیجئے معقول جواب ملا تو آپ کا مذہب قبول کر لوں گا۔ وہ قادیانی بہت خوش ہوا اور کہنے لگا۔ ایک کیا کئی سوال کیجئے میں آپ کو تشفی بخش جواب دوں گا مسلمان بھائی نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ارشادات کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے۔ کہا ہم رسول اکرم علیہ السلام کو برحق نبی مانتے ہیں اور آپ کے ارشادات کو بھی مانتے ہیں۔ مسلمان بھائی نے کہا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی جہاں وفات پاتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے آپ کا نبی کہاں مرا اور کہاں دفن ہوا؟ وہ قادیانی خاموش اور لاجواب ہو کر چلا گیا۔ یہ مکالمہ رنگون کی بنگالی مسجد کے سامنے ہوا تھا اس وقت کئی احباب موجود تھے۔

ایک اور دلچسپ واقعہ یاد آیا سورتی بند کی ایک دکان میں کچھ طلباء بیٹھے چائے پی رہے تھے ایک ہندو بھی بیٹھا تھا ایک قادیانی آیا اور اس ہندو کو مسلمان سمجھ کر قادیانیت کی طرف دعوت دینے لگا وہ ہندو خاموشی سے سنتا رہا اور آخر میں کہا میں ہندو ہوں ابھی تک سچے نبی کو نہیں مانا تو جھوٹے نبی کو کیسے مانوں۔ وہ قادیانی شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

مفت مشورہ برائے خدمت خلق
پچکے ہوئے گال، تیلا کمزور جسم

● جسمانی وزن، قد کاٹھ، طاقت، خون و بھوک بڑھانے کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام مردانہ، زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● روزانہ کئی سیر دودھ، گھی، گوشت، فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ مجرب ترین دیسی دواؤں کا مفت مشورہ جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ نوٹ:۔ خط بالکل مختصر و صاف لکھیں پتہ صرف اردو میں لکھیں۔

حکیم بشیر احمد بشیر
رجسٹرڈ بائی گورنمنٹ آف پاکستان
چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان
پوسٹ کوڈ 38900
فون دکان: 354840 فون رہائش: 354795

غلام احمد قادیانی کی طرح غلام احمد پرویز کی بھی ہے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مذاق اڑایا بہرحال ان دو غلام احمدوں نے اسلام اور امت مسلمہ کو سخت نقصان پہنچایا مگر نہیں اسلام اور امت کو کیا نقصان پہنچاتے خود اپنا نقصان کیا اور دنیا میں بے عزتی اور آخرت میں جہنم کی ابدی سزا اپنے سر لے لی۔ خسر الدنیا والآخرۃ

اب آیئے ان پیش گوئیوں کی طرف جو حضرت شاہ نعمت اللہ صاحبؒ اقوام عالم اور امت مسلمہ کے متعلق ۸۰۰ سال قبل فارسی اشعار میں ارشاد فرما گئے۔ فرماتے ہیں۔

پارینہ قصہ شوخم ، از تازہ ہند گویم
افتاد قرن دوئم کے افتدار زمانہ

قدیم قصہ کو نظرانداز کر کے ہندوستان کے تازہ آنے والے افتادوں کو بیان کرتا ہوں جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔

صاحبقران ثانی نیز آل گورگانی
شاہی کند ولا شاہی چو ظالمانہ

صاحبقران دوئم اور گورگانی نسل کے بادشاہ ہندوستان پر ظالمانہ بادشاہی کریں گے۔

عیش و نشاط اکثر گیرد بجائے خاطر
گم می کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

عیش و نشاط ان کے دلوں میں گھر بنائے گا اور یکلخت اپنے ترکیانہ طرز عمل کو ترک کر دیں گے۔

رفت حکومت از شاں آید بغیر پنہاں
اغیار سکہ رانند از ضرب حاکمانہ

ان سے حکومت چھٹ کر غیر ملکی (یعنی انگریز) کی پنہاں ہو جائے گی اور وہ (انگریز) اپنی حکمرانی کا سکہ چلائیں گے۔

بعد آں شود چو جنگے با روسیاں و جاپاں
جاپان فتح یابد بر ملک روسیانہ

بعد کا روس اور جاپان میں جنگ ہوگی۔ جس میں جاپان کو روسی ملک پر فتح حاصل ہوگی۔

سرحد جدا نمایند از جنگ باز آیند
صلح کنند اما صلح منافقانہ

لڑائی ختم کر کے اپنی اپنی سرحدیں علیحدہ قائم کریں گے صلح ہوگی مگر صلح منافقانہ ہوگی۔

(نوٹ) جاپان نے ۱۹۰۴ء میں کوریا پر تسلط کرنے کے لئے روس کے خلاف اعلان جنگ کیا پھر ۱۹۰۵ء میں مجبوراً صلح کر کے سرحدیں جدا کرنی پڑیں۔

دو کس بنام "احمد" گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

دو شخص جن کے نام احمد ہوں گے وہ اپنے دل سے قرآن کی تفسیر بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔

(نوٹ) غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز نے جو گمراہیاں قرآن کی من مانی تفسیر کر کے پھیلائیں وہ ظاہر ہیں۔

تا چار سال جنگے افتد بہ تر غربا
فاتح الف گردد بر جیم کے سفاکانہ

اس کے بعد بر مغرب یعنی یورپ میں چار سال تک لڑائی ہوگی جس میں الف (انگلستان) جیم (جرمنی) پر مکاری اور دغا بازی سے فتح پائے گا۔

(نوٹ) یورپ کی پہلی جنگ عظیم ۴ اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہو کر ۱۹۱۸ء گیارہ نومبر گیارہ بجکر گیارہ منٹ پر ختم ہوئی۔ جرمن شکست خوردہ اور برطانیہ فاتح۔

جنگ عظیم باشد قتل عظیم باشد
یک صد و سی و یک لک بشمار جانہ

جنگ عظیم ہوگی جس میں قتل عظیم ہوگا۔ اور اس میں ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں ضائع ہوں گی۔

(نوٹ) برطانیہ کے تحقیقاتی کمیشن نے ۱۹ سال کے بعد یہ رپورٹ دی کہ جنگ عظیم میں ایک کروڑ تیس لاکھ سے اور ایک کروڑ ۴۰ لاکھ کے قریب جانیں ضائع ہوئیں۔

اظہار صلح باشد چوں صلح پیش بندی
بل مستقل نہ باشد ایں صلح درمیانہ

بطور صلح پیش بندی صلح ہوگی مگر یہ صلح آپس میں مستقل نہیں رہے گا۔

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں
جیم و الف مکرر روز و شب زمانہ

جبار کارپٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکور کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۔ این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: ۶۲۶۸۸۸

دونوں بظاہر خاموش رہیں گے اور محور جرمنی اور انگلینڈ کے درمیان جنگ ہوگی۔

(نوٹ) جنگ عظیم کے بعد خاص طور پر جرمنی نے جس قدر تیاریاں کیں۔ وہ عالمگیر جنگ میں نمایاں ہوئیں۔

وقتیکہ جنگ جاپان با چین رفتہ باشد
نصرانیاں بہ پیکار آیندہ باہمانہ

جبکہ چین جاپان سے لڑ رہا ہوگا اسی دوران میں نصرانی بھی برسر پیکار ہو جائیں گے۔

(نوٹ) گذشتہ عالمگیر جنگ سے کئی سال پیشتر جاپان اور چین میں جنگ ہو رہی تھی اسی اثنا میں جرمنی نے پہلے تو بعض چھوٹے مقامات پر قبضہ کیا۔ پھر ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کر دیا اور اس کے بعد ہی فرانس اور برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اس کے بعد بلجیم، ہالینڈ، چیکوسلواکیہ، اٹلی، ناروے اور امریکہ وغیرہ سب عیسائی ممالک آپس میں دست و گریباں ہوگئے۔

پس سال بست یکم آغاز جنگ دوئم
مہلک ترین ز اول باشد بہ جارحانہ

۲۱ سال کے بعد یہ دوسری جنگ ہوگی جو اپنی جارحانہ نوعیت میں پہلی جنگ سے زیادہ مہلک ہوگی۔

(نوٹ) پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی اور دوسری جنگ پورے ۲۱ سال بعد ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی اور جانی و مالی نقصانات اور طریقہ جنگ وسامان جنگ گذشتہ جنگ عظیم سے کہیں زیادہ تھی یہ جنگ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو شروع ہو کر ۷ مئی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی۔

امداد ہندیاں ہم از ہند دادہ باشد
لاعلم ازیں کہ باشد آں جملہ رائگانہ

ہندوستانی اس میں مدد کریں گے مگر اسے بالکل بے خبری ہوگی کہ یہ ان کی امداد بالکل رائیگاں جائے گی۔

آلات برق پیما اسلاح حشر برپا
سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ

بجلیوں کے چھاپ دینے والے آلات اور حشر برپا کرنے والے سامان ہتھیار اس زمانے کے سائنسدان تیار کریں گے۔

(نوٹ) مقناطیسی سرنگ و عالم تراز، دوسرے مہلک ترین بم، مقناطیسی تارپیڈو، زہریلی گیس، لاسلکی سے چلائے جانے والے بمبار طیارے، دور مار توپیں، وغیرہ اس شعر کی تعبیر ہیں۔

باشی اگر بمشرق شنوی کلام مغرب
آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ

اگر تم مشرق میں ہوگے تو مغرب کی بات چیت سن سکو گے، نغمے اور ترنم عرشیانہ طریقہ پر غیب سے سنائی دے گا۔

(ریڈیو، ٹیلی فون، تار اور ٹیلی ویژن کی طرف اشارہ)

دو الف و روس و ہم چین مانند شہد و شیریں
بر الف و جیم اولیٰ ہم الف ثانیانہ

دو الف یعنی انگلستان اور امریکہ، روس اور چین باہم شہد کی طرح شیریں یعنی متفق ہو کر جیم اولیٰ یعنی جرمنی، اٹلی اور جاپان کے خلاف رہیں گے۔

با برق تیغ رانند کوہ غضب دوانند
تا آنکہ فتح یابند در کینہ و بہانہ

بجلی کی تلوار اسپرنشر اور غضب کے پہاڑ (بم) لڑھکائیں گے یہاں تک کہ ان پر کینے اور بہانے سے فتح پائیں گے۔

ایں غزوہ تا بشش سال ماند بہ دہر برپا
پس مردماں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

یہ جنگ پورے روئے زمین پر پورے چھ سال لڑی جائے گی اور ہر جگہ انسانوں کی موت کا ایک بہانہ بن جائے گا۔

(۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک)

نصرانیاں کہ باشد ہندوستان سپارند
تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ

انگریز ہندوستان کی حکومت چھوڑ دیں گے۔ مگر اپنی کینہ برائیوں کو بیج کے بو جائیں گے۔

(نوٹ) ہندوستان کی آزادی ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔

تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا
آشوب و رنج پیدا از مکر و از بہانہ

ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا اور مکر و بہانہ سے باہمی رنج و آشوب فتنہ و فساد پیدا ہو جائے گا۔

(تقسیم ہند کے وقت مکر و بہانہ سے بنگال اور پنجاب کی تقسیم ہوئی۔)

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں
اجرا کنند فرماں فی الجملہ مہملانہ

بے تاج کے نادان بادشاہ حکومت کرنے لگیں گے اور جہل قسم کے فرمان اور احکام جاری کریں گے۔

از رشوت و تساہل دانستہ از تغافل
تاویل باب باشند احکام خسروانہ

رشوت، بے پرواہی اور دیدہ و دانستہ تغافل سے یہ شاہی احکامات معرض التواء میں پڑے رہیں گے یا من مانی تاویل کر کے غلط عمل ہوگا۔

عالم ز علم نالاں دانا ز فہم گریاں
ناداں برقص عریاں معروف والہانہ

عالم اپنے علم پر اور عقلمندی پر روئیں گے یعنی مصیبت میں رہیں گے اور نادان ننگے ناچ میں معروف یعنی جشن و عشرت کریں گے۔

از امت محمد سرزد شوند بیحد
افعال مجرمانہ، اعمال عاصیانہ

امت محمدیہ سے بے انتہا مجرمانہ افعال اور قابل سزا اعمال سرزد ہوں گے۔

شفقت بہ سرد مہری تعظیم در دلیری
تبدیل گشتہ باشد از فتنہ زمانہ

شفقت کی بجائے بے پرواہی سرد مہری اور بزرگوں کی تعظیم کے بجائے بے ادبی فتنہ زمانہ کے اثر سے عام ہو جائیگی۔

ہمشیرہ با برادر، پسراں ہم نہ مادر
نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ

بہن بھائیوں سے، بیٹے ماں سے نیز باپ بیٹیوں سے عاشقانہ مجرم ہوں گے۔

حلت رود سراسر حرمت رود تمام
عصمت رود برابر از جبر مغویانہ

حلت اور حرمت سراسر چل جائے گی اور عصمت بھی جبریہ اغوا کے ذریعہ لٹ جائے گی۔

بے مہرگی سرایت پردہ دری درآید
عصمت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

عورتیں بے پردگی اور مرد پردہ داری کے عادی ہو جائیں گے عورتیں بظاہر معصوم بنی رہیں گی مگر در پردہ خوب عصمت فروش ہوگی۔

دختر فروش باشد عصمت فروش باشد
مرداں سفلہ طینت با وضع زاہدانہ

لیکن مرد جن کی ظاہری وضع بالکل زاہدانہ ہوگی۔ در پردہ دختر فروش اور ارذل پیشہ انجام دیں گے۔

شوق نماز و روزہ حج و زکوٰۃ فطرہ
کم گردد و بر آید یک بار خالصانہ

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ کا شوق بالکل کم اور بار خاطر ہو جائے گا۔

خون جگر بجوشم بارغم با تو گویم
شد ترک عمر داں ایں طرز ماجبانہ

اپنے خون جگر کو پیتے ہوئے تجھ سے بحد رنج کھاتے ہوئے کہتا ہوں خدا کیلئے عیاشی طرز و طریق کو ترک کر دے۔

قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بہ سازد یک حکم قاتلانہ

ایک ایسا قہر عظیم آئے گا جو اس قسم کی سزاؤں کے لئے موزوں ہوگا۔ یعنی آخر کار خدا ایک حکم قاتلانہ صادر فرمائیگا۔

مسلم شوند کشتہ افتاں شوند و حیراں
از دست نیزہ بنداں یک قوم ہندوانہ

مسلمان مارے جائیں گے بھاگیں گے، اور تباہ و برباد ہوں گے ان نیزہ بندوں کے ہاتھ سے جو ہندوؤں ہی کی قوم سے ہوگی (سکھ قوم کی طرف اشارہ ہے جس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا)

ارزاں شود برابر جائیداد و جان مسلم
خوں می شود روانہ چوں بحر بیکرانہ

مسلمانوں کی جائیداد اور جان سستی ہو جائیں گی، اور ان کا خون دریاؤں کی طرح رواں ہو جائے گا۔

از قلب پنج آبی خارج شوند ناری
قبضہ کنند مسلم بر ملک غاصبانہ

پنجاب کے قلب سے مسلمان خارج ہو جائیں گے اور ان کی جائیدادوں پر مسلمان غاصبانہ قبضہ جما لیں گے۔

(نوٹ) تقسیم پنجاب کے بعد قلب پنجاب (لاہور) اور مغربی پنجاب کے تمام شہروں اور مقامات سے ہندو اور سکھ چلے گئے اور ان کی جائیدادوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

برعکس ایں بر آید بر شہر مسلماناں
قبضہ کنند ہندو بر شہر جابرانہ

اس کے برعکس مسلمانوں کے شہر مسلمانوں سے خالی ہو جائیں گے اور ہندو مسلمانوں کی جائیدادوں پر جابرانہ قبضہ کر لیں گے۔

شہر عظیم باشد اعظم ترین مقتل
صد کربلا چو کرب ہر جا بجا نہ خانہ

بڑا شہر بڑی قتل گاہ بنے گا۔ اور گھر میں کربلا سے سوگنا بڑی کربلا مچ جائے گی۔

رہبر ز مسلماناں در پردہ یار اغیار
امداد دادہ باشند از عہد فاجرانہ

ایسے مسلمان رہبر بھی ہوں گے جو در پردہ ہندوؤں کے دوست ہوں گے اور مسلمانوں کو قتل و غارتگری میں حسب عہد کافی مدد کریں گے جو مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہوگی۔

ایں قصہ بین العیدین از شین و نون شرطین
سازد ہنود بدرا مغلوب فی زمانہ

شہر عظیم میں مسلمانوں کے قتل کا یہ عظیم واقعہ دونوں عیدوں کے درمیان ہوگا جبکہ چاند منزل شرطین سے گزر رہا ہو گا۔ اور یہ واقعہ دنیا بھر میں ہندوؤں کو مغلوب اور بدنام کر دے گا۔

ماہ محرم آید با تیغ با مسلاں
سازند مسلم آں دم اقدام جارحانہ

محرم کے مہینے میں مسلمانوں کے ہاتھ تلوار آجائے گی اور مسلح ہو کر جارحانہ اقدام کریں گے۔

بعد آں شود چو شورش در ملک ہند پیدا
عثمان خاید آں دم یک عزم غازیانہ

اس کے بعد پورے ہند میں شورش برپا ہو جائے گی اس وقت عثمان ایک عزم غازیانہ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوگا۔

نیز ہم حبیب اللہ صاحبقران من اللہ
گیرند نصرت اللہ شمشیر ازمیانہ

ساتھ ہی ایک اللہ کا حبیب اللہ کی طرف سے صاحبقران کا درجہ پاکر اپنی تلوار نیام سے نکالے اقدام کرے گا۔

از غازیان سرحد لرزد زمین چو مرقد
بہر حصول مقصد آیند والہانہ

سرحد کے بہادر غازیوں سے زمین مرقد کی طرح ہلنے لگے گی جو اپنی کامیابی مقصد اور اعانت اسلام کے لئے گھس آئیں گے۔

جنّت میں گھر بنائیے

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے" (حدیث)

پُرانی نمائش چوک پر واقع "جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)" کی مرمت کا کام جاری ہے۔ لوہا، سیمنٹ، بجری، ریتی اور نقد رقم کی فوری ضرورت ہے۔

اھل خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

رابطہ کیلئے

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ) پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳ ۔ فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

غلبہ کنند ہم چو مور و ملخ شبا شب
حقا کہ قوم افغاں باشد فاتح شہ

یہ چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح راتوں رات غلبہ کریں گے۔ اور حق بات تو یہ ہے کہ قوم افغان برابر فتحیاب ہوجائیگی۔

یک جا شوند افغاں ہم دکنیاں و ایراں
فتح کنند ایشاں کل ہند غازیانہ

افغانی، دکنی اور ایرانی مل کر تمام ہندوستان کو مردانہ وار فتح کریں گے۔

کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین و ایماں
خالق نمایہ اکرام از لطف خالقانہ

دین اسلام کے تمام بدخواہ ختم کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنا لطف مسلمانوں پر نازل فرمائے گا۔

از گاف حشش حرفی بقال کینہ پرور
مسلم شود بہ خاطر از لطف آں یگانہ

وہ کینہ پرور بنیا جس کا چھ حرفی نام گ سے شروع ہوتا ہے خدا کی مہربانی سے مسلمان ہوجائے گا اور مسلمانوں پر ہندوؤں کے بے جا مظالم دیکھ کر مسلمانوں کی طرفداری کرنے لگے گا۔

واں دیگرے کہ باشد بالنون و واؤ وصفی
مسلم شود حقیقی از شوق شائقانہ

اور دوسرا کہ جس کے نام میں "ن" اور "واؤ" وصفی ہوگا وہ اپنے شوق اور طیب خاطر اسلام قبول کرے گا۔

خوش مے شود مسلماں از لطف و فضل یزداں
کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

اللہ کے فضل وکرم سے مسلمان مسرور ہوجائیں گے اور سارا ہندوستان رسم ہندوانہ سے پاک ہوجائے گا۔

چوں ہند ہم مغرب قسمت خراب گردد
تجدید یاب گردد جنگ بہر نوبتانہ

ہندوستان کی طرح مغرب کی قسمت بھی خراب ہوجائے گی اور تیسری عالمگیر جنگ پھر چھڑ جائے گی۔

از دو الف کہ گفتم یک الف الف گردد
تجدید یاب گردد جنگ بہر نوبتانہ

دو الف (امریکہ اور انگلستان) جس کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک الف (امریکہ) سیدھا ہو کر شریک جنگ ہوگا اور دوسرا یعنی روس الف مغربانہ یعنی انگلستان پر حملہ کر دے گا۔

جیم شکست خوردہ بار آنہا برآید
آلات نار آور مہلک جہانہ

شکست خوردہ جیم یعنی جرمنی روس کے ساتھ شریک ہو کر جہنمی اسلحہ اور آتش فشاں تیار کرکے لائے گا۔

کا ہد الف جہاں کو یک نقطہ رونماید
الّا کہ اسم یادش باشد متوز خانہ

الف (انگلستان) جہاں سے اس طرح مٹ جائے گا کہ صفحہ ہستی پر سوائے تاریخوں میں اس کی یاد کے اور نام کے کچھ باقی نہ رہے گا۔

تعزیر غیب یابد مجرم خطاب گیرد
دیگر نہ سرفراز و بہر طرز راہبانہ

اسے غیب سے یہ سزا ملے گی کہ گنہگار کے نام سے موسوم ہوگا اور پھر کبھی وہاں عیسائیت کا رواج نہ ہوسکے گا۔

دنیا خراب کردہ باشد بے ایماناں
گیرند منزل آخر فی النار دوزخانہ

یہ بے ایمان جو ساری دنیا میں خرابیوں کے پھیلانے والے ہیں آخر کار جہنمی آگ کی نذر ہوجائیں گے۔

رازے کہ گفتہ ام من درے کہ سفتہ ام من
باشد برائے نصرت استاد غائبانہ

وہ راز سربستہ جو میں نے کہا اور موتیوں کی طرح پرو دیا ہے تیری (مسلمان) نصرت کے لئے استاد غیبی کا کام کرے گا۔

عجلت اگر بخواہی نصرت اگر بخواہی
کن پیروی خدارا در قول قدسیانہ

اگر تو (مسلمان) فتح چاہتا ہے اور جلدی چاہتا ہے تو خدا کے لئے خدا کے احکام کی پیروی کرو۔

نعمت کہ بوسم کج عہدی خروج سازد
اک شہرہ حرد جش مشہور در جہانہ

باقی صہ۲۹ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ جدید کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

زیر اہتمام: حضرت مولانا محمد مسعود صاحب

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب

دار العلوم مدنیہ کی بنیاد شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی۔ ● دار العلوم مدنیہ امام الہدیٰ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب قدس سرہ العزیز اور جانشین امام الہدیٰ حضرت الشیخ مولانا میاں محمد اجمل صاحب قادری دامت فیوضہم کی خصوصی دعاؤں کی نشانی ہے ● دار العلوم مدنیہ ملک کی عظیم تنظیم "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے ساتھ منسلک ہے ● دار العلوم مدنیہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ بالتجوید کے علاوہ درس نظامی موقوف علیہ تک کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے ● دار العلوم مدنیہ میں مسافر طلباء کے لئے کتب، قیام، طعام، لباس، علاج معالجہ کی سہولیات میسر ہیں ● دار العلوم مدنیہ میں ہر سال سینکڑوں ضروریات دین کے مسائل کا حل فتاویٰ کی شکل میں جاری کئے جاتے ہیں ● دار العلوم مدنیہ میں امسال پرائمری اردو حساب وغیرہ کی تعلیم کے لئے ایک تجربہ کار اور محنتی استاد کا تقرر ہے ● دار العلوم مدنیہ کا سالانہ خرچ ایک لاکھ روپے نقد اور اڑھائی صد من گندم ہے ● دار العلوم مدنیہ (دار الحدیث) کی وسیع جامع مسجد کا اندرونی اور بیرونی پلستر اور فرش اہل خیر حضرات کی خصوصی توجہ کا منتظر ہے ● دار العلوم مدنیہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ فلہذا تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنے صدقات، عشر و زکوٰۃ اور چرم وغیرہ سے تعاون فرما کر خدمت دین کا دائمی ثواب حاصل کریں۔

رابطہ کے لئے پتہ :۔ محمد مسعود مہتمم مدرسہ ہذا محلہ ... نمبر 644 ... کوٹ ادو، ضلع ...

(۱۱۴)

طب و صحت — کلونجی

کلونجی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کلونجی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ کلونجی دراصل ایک قسم کی گھاس ہے اس کا پودا سونف کے پودے سے مشابہ ہوتا ہے اس کے پھول سفید زردی مائل ہوتے ہیں بیج کا رنگ سیاہ اور بو تیز ہوتی ہے اس کے بیج میں شفائی خصوصیت سات برس تک برقرار رہتی ہے۔

نظام ہضم

نظام ہضم کے لئے کلونجی بہت مفید دوا ہے اس کے استعمال سے اپھارہ ختم ہو جاتا ہے اگر پیٹ میں گیس کی شکایت ہو جائے تو کلونجی کا سفوف دو گرام کی مقدار میں پانی کے ساتھ استعمال کریں اس کے استعمال سے ریاح خارج ہو جائے گی۔ بچوں کے علاوہ بڑوں کے پیٹ میں بھی بعض اوقات کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرنے کے لئے کلونجی کو سرکے کے ساتھ گرم کر کے پیٹ پر لیپ لگا دیا جائے تو کیڑے مر جاتے ہیں۔

کلونجی کو عام طور پر سرکے کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے سرکے کے ساتھ استعمال کرنے سے کلونجی کے مضر اثرات بھی مرتب نہیں ہوتے اور فائدہ بھی تیزی سے ہوتا ہے کسی بے احتیاطی کی وجہ سے اگر دانتوں میں ٹھنڈا گرم پانی لگنے لگے تو اس شکایت سے نجات حاصل کرنے کے لئے کلونجی کو سرکے میں ملا کر پکانے کے بعد کلیاں کرائی جاتی ہیں۔ آنکھ میں سے پانی بہتے رہنے کی شکایت میں کلونجی کا سفوف ناک میں چڑھایا جانا مفید ہے۔

زکام

سردی کے موسم میں زکام کی شکایت ہر عمر کے فرد کو لاحق ہو جاتی ہے زکام کی صورت میں کلونجی کو بھون کر باریک پیس لیں اور روغن زیتون میں ملا کر اس کے تین قطرے ناک میں ڈالیں تو زکام کے باعث آنے والی چھینکیں فوراً رک جاتی ہیں نفس زکام روکنے کے لئے بھنی ہوئی باریک پسی ہوئی کلونجی کسی کپڑے میں باندھ کر بار بار سونگھتے رہنا بہت فائدہ دیتا ہے

برائے خواتین

کلونجی پیشاب آور ہے اس کا جوشاندہ شہد میں ملا کر پینے سے گردے اور مثانے کی پتھری کو خارج کر دیتا ہے خواتین کے لئے کلونجی نہایت مفید دوا ہے کلونجی باریک پیس کر گھی میں ملا کر چہرے پر لیپ کرنے سے رخساروں کی رنگت صاف ہو جاتی ہے اسے روغن زیتون میں ملا کر روزانہ تین گرام کی مقدار میں کھانے سے چہرے کا رنگ نکھر جاتا ہے اور جلد شگفتہ ہو جاتی ہے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے چہروں پر مہاسے پیدا ہو جاتے ہیں ان دانوں کو ختم کرنے کے لئے باریک پسی ہوئی کلونجی کو سرکے میں ملا لیں اور اس کو روزانہ سوتے وقت منہ پر لیپ کر کے سو جائیں اور صبح دھو ڈالیں چند دنوں میں یہ شکایت ختم ہو جائے گی اور چہرہ صاف ستھرا ہو جائے گا اسی لیپ سے جلد پر نمودار ہونے والے سفید دھبے بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ سفید دھبے اکثر اوقات پشت یا سینے پر نکلتے ہیں دودھ پلانے والی خواتین اگر کلونجی زیادہ عرصے تک روزانہ تین گرام کی مقدار میں استعمال کریں تو دودھ بڑھ جاتا ہے اور منہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اس کا جوشاندہ حاملہ عورت کو پلانے سے بچہ رحم سے نکل آتا ہے، اس لئے اسے حاملہ عورتوں کو استعمال نہیں کرانا چاہیے۔

جلدی شکایات

جلدی امراض میں کلونجی بکثرت استعمال کی جاتی ہے جلد پر بعض اوقات ایسے زخم بن جاتے ہیں جو کسی دوا سے ٹھیک نہیں ہوتے اس کے لئے کلونجی کو توے پر اچھی طرح بھون کر روغن چنبیلی یا روغن مہندی میں ملا کر زخموں پر لگانے سے زخم بہت جلد مندمل ہو جائیں گے کلونجی کو سرکے کے ساتھ باریک پیس کر جسم کے سیاہ داغوں، پھنسیوں، داد اور برص کے نشانات پر لگاتے رہنے سے یہ جلدی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

کلونجی کا تیل

کلونجی میں سے جو تیل نکلتا ہے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سیاہ رنگ کا خوشبودار ہوتا ہے جو ہوا میں رکھنے سے اڑنا شروع ہو جاتا ہے اور دوسرا سفید ارنڈی کے تیل جیسا ہوتا ہے اس کے دوائی اثرات بہت طاقتور ہوتے ہیں یہ تیل بال خورے کی شکایت میں مفید ہیں بال خورہ سر کے بالوں کا مرض ہے اس مرض میں سر کے بال کسی بھی جگہ سے دائروں کی صورت میں اڑنے لگتے ہیں۔ جوں جوں بال غائب ہوتے جاتے ہیں دائرہ بھی بڑا ہوتا جاتا ہے۔ یہ بہت ہی محرک اعصاب ہے چنانچہ اسے اعصابی امراض مثلاً فالج لقوہ، رعشہ اور مرگی میں استعمال کیا جاتا ہے اس کا تیل ناک میں ڈالنا لقوہ میں مفید ہے لقوہ کے مرض میں منہ ایک جانب کو ٹیڑھا ہو جاتا ہے اگر جسم کا کوئی حصہ بے حس ہو گیا ہو تو وہاں کلونجی کا تیل ملنے سے حس واپس آجاتی ہے کسی جگہ کوئی کیڑا مکوڑا کاٹ لے تو اس جگہ یہ تیل لگانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اگر کان میں ورم ہو گیا ہو تو اس کا تیل ٹپکانے سے ورم ختم ہو جاتا ہے اس تیل کے استعمال سے نسیان یعنی بھول جانے کی شکایت ختم ہو جاتی ہے اور قوت حافظہ طاقتور ہو جاتی ہے۔

کلونجی کے فوائد

حکیم نظیر احمد شیخ، حکیم سینٹر صدر کراچی

بعض اوقات چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بہت بڑا فائدہ ہو جاتا ہے آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ قیمتی قیمتی دوائیں اور علاج بے سود ہو جاتا ہے اور مختصر قیمت اور معمولی محنت سے تیار کی ہوئی چیز بعض اوقات بہت فائدے مند اور شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے کوئی بھی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا قادیانی کی کہانی

چند واقعات و حکایات کی زبانی

از: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

ھو مرزا قادیانی جیسا بدبخت انسان خدا کی زمین پر کوئی نہیں۔ ہمارے خیال میں تو شیطان مردود بھی مرزا قادیانی سے پناہ مانگتا ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے تو مناسب ہوگا کہ شیطانوں کے استاد کا استاد مرزا قادیانی تھا۔

ہم صرف چار حکایتوں کو قارئین کرام کی نظر کرتے ہوئے صفحۂ قرطاس پر نقل کرتے ہیں۔ قارئین کرام ان حکایتوں کو پڑھ کر مسکراتے ہوئے دو حرف لعنت کے مرزا قادیانی پر بھیجئے اور مرزا کو ماننے والوں سے دور بھاگئے۔ حکیم الامت مہتمم سابق دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے ایک مرتبہ فرمایا مولوی سمیع اللہ مرحوم کی دکان پر ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ ہندو بھی اور مسلم بھی اور لوگوں سے اتنی بے تکلفی تھی کہ کوئی آ کر مٹھائی طلب کرتا کوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسہ نکال لیتا۔ وہ سب کی خاطر داری کرتے تھے۔ ایک دفعہ انکی دکان پر ایک ہندو آیا۔ اس کی بول چال مسلمانوں جیسی تھی۔ ایک قادیانی ان کی تاک میں لگ گیا۔ ان کو مسلمان سمجھ کر دکان پر گیا۔ ان کے سامنے مرزا غلام احمد کی نبوت پر آدھ گھنٹہ تقریر کی اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ نبی تھا ان کی نبوت کو مانو۔ اس نے اپنی یادداشت میں خوب دلائل سے تقریر کی۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ قادیانی نے سمجھا کہ ہماری تقریر کا اثر ہو گیا ہے اور یہ مرزا صاحب کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ تقریر ختم کرنے کے بعد قادیانی کہتا ہے کہ آپ نے میری تقریر کا کیا اثر لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ ابھی تک تو ہم نے اصلی نبی جی کو نہیں مانا، فرضی نبی کو کیا مانیں گے؟ اس پر مجلس کے سارے حضرات ہنس پڑے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب قادیانی کو یہ معلوم ہوا کہ یہ تو غیر مسلم ہے تو بہت شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگا اور پھر وہاں پر نہیں آیا۔ (مجالس حکیم الاسلام صفحہ ۲۳۸)

اسی قسم کی ایک حکایت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے بیان کرتے ہوئے یوں فرمایا۔ ایک شخص تھے ان کے دوست مرزا قادیانی کے مرید تھے۔ وہ شخص کہتے ہیں، وہ میرا دوست مجھ کو مرزا قادیانی کے پاس لے گئے اور یہ دعویٰ کیا کہ وہاں پہنچ تو دیکھیں کیسے تمہارے اوپر اثر نہیں پڑتا اور آپس میں یہ عہد ہو گیا کہ اگر اثر نہ پڑا تو میں بھی بیعت توڑ دوں گا اور جو اثر پڑ گیا تو تم بھی بیعت ہو جانا۔ اس عہد پر آپس میں رضامندی ہو گئی۔ غرض کہ دونوں پہنچے تو مرزا صاحب گھر میں تھے۔ ان کے میر منشی باہر بیٹھے تھے۔ انہوں نے جا کر سلام عرض کیا بعد جواب دینے کے میر منشی صاحب نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ فلاں نمبر کا مرید۔ میر منشی صاحب نے فوراً رجسٹر کھولا اور کہا کہ آپ کے ذمہ اتنی رقم بقایا ہے۔ چندہ داخل کیجئے۔ پھر مرزا صاحب آئے انکے مرید نے کہا کہ یہ میرے دوست حضرت کی توجہ کے طالب ہیں، مرزا صاحب نے بہتیرا زور لگایا گردن جھکا کر بیٹھ گئے مگر کچھ اثر نہ ہوا آخر کار وہ دونوں دوست اٹھ کر باہر چلے آئے اور ان مرید نے مرزا صاحب سے بیعت توڑ دی اور یہ کہا کہ اللہ نے میری دستگیری کی کہ جو یہاں سے نجات دی۔ (حسن العزیز صفحہ ۲۳۸)

مانسہرہ شہر میں ایک دفعہ مرزائی مناظر آیا اس نے کہا کہ میرے ساتھ جو عالم بھی مناظرہ کرنا چاہتا ہے میں تیار ہوں۔ اللہ کے سپاہی مجاہد جلیل حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ تشریف لائے تو مرزائی مناظر نے کہا مناظرہ کس بات پر ہوگا۔ مولانا ہزارویؒ نے کہا کہ اس بات پر ہوگا کہ مرزا شیطان تھا یا انسان؟ مرزائی مناظر نے کہا کہ مناظرہ اس بات پر ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ مولانا ہزارویؒ نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا مرزا سے کوئی تعلق نہیں، مناظرہ شروع کریں۔ کیا مرزا شیطان تھا یا انسان؟ اس بات پر مولانا ہزاروی نے اتنا زور لگایا کہ مرزائی مناظر بھاگ گیا۔ بعد ازاں مولانا ہزاروی نے بڑی شاندار تقریر کی اور مسلمانوں کو مرزا کے شر سے بچایا۔ خود مجھ سے چند دن ہوئے ہیں کہ سردار محمد اسحاق گوجر نے بیان کیا کہ میں اپنے کسی کام کے لئے راولپنڈی گیا۔ وہاں ایک مرزائی سے واسطہ پڑ گیا۔ اس نے مجھے بازو سے پکڑا اور کہا آپ کی ہم شادی بھی کرائیں گے اور اسلام آباد میں ملازمت بھی دلائیں گے۔ میں نے کہا میری شادی تو ہو چکی ہے شادی کی تو ضرورت نہیں۔ باقی ملازمت میں کرتا ہی نہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں احمدی ہوں۔ سردار محمد اسحاق گوجر نے جلال میں آکر کہا احمدی تو میں ہوں۔ آپ یا تو غلام ہیں یا مرزائی ہیں یا فرنگی ہیں۔ گوجر صاحب کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو مرزائی بولا صوفی صاحب شور نہ کریں چلے جائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد نیا فون نمبر

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے بتایا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) کا ٹیلی فون نمبر ۳۶۶ سے تبدیل ہو کر نیا نمبر ۹۶۶ ہو گیا ہے۔ مجلس کی تمام ذیلی تنظیمیں اور دیگر ادارے آئندہ کے لئے ٹیلی فون نمبر ۹۶۶ پر رابطہ قائم کریں۔ صدیق آباد میں عالمی مجلس کے نمائندہ مولانا خدا بخش خطیب جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن صدیق آباد (ربوہ) ہیں

حضرت الامیر خواجہ خان محمدؒ صاحب مدظلہ، کو صدمہ

حضرت صاحبزادہ محمد عارفؒ کا سانحہ ارتحال

خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی اول اعلیٰ حضرت مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جگر گوشہ اور موجودہ سجادہ نشین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے شیخ زادہ عزیز از جان، جناب حضرت صاحبزادہ محمد عارف صاحب کا مورخہ ۲۸/ مارچ ۱۹۹۱ء کو صبح پونے ۹ بجے ملتان نشتر ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ گذشتہ روز آپ کار کے ذریعہ خوشاب سے آرہے تھے، کہ ایک حادثہ کا شکار ہوگئے۔ زخمی حالت میں آپ کو ہسپتال لایا گیا، لیکن جانبر نہ ہوسکے۔ اللہ رب العزت موصوف کی مغفرت فرمائیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مولانا محمد یوسف لدھیانوی۔ ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔ مولانا عبدالرحیم اشعر۔ ہفتہ وار ختم نبوت کراچی کے ایڈیٹر جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس سانحہ پر شدید افسوس ظاہر کیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما و مبلغین و کارکنان اور ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت اور اس کے کارکنان حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اپنے مخدوم گرامی کے اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں (آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کینٹ کی طرف سے حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد۔

محترم ومکرم شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم ومعزز علمائے کرام وحاضرین جلسہ..... آج ہم اس اعتبار سے بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم میں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں ومرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم موجود ہیں؛ جن کی دن رات مسلسل کوشش سے آج مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔ اور دین متین کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن ایک ایسا مشن ہے جس کا براہ راست تعلق سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے ہے تاریخ اسلام گواہ ہے کہ امت نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے حضرات صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خاطر یمامہ کے میدان میں جام شہادت نوش کیا تو یہاں لاہور کی پر رونق گلیوں اور بازاروں کو مجاہدین مجلس تحفظ ختم نبوت (مجلس تحفظ ختم نبوت کے جیالے کارکنوں نے ۱۹۵۳ء میں اپنے خون سے رنگین کر کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی سے قادیانیوں کو کافر دلوا کر اس بات پر مہر ثبت کر دی کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا باغی ہے وہ کافر ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۸۲ء میں اسی مشن کو عام کرنے کے لئے ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء کیا جس نے پوری دنیا میں مسلمانوں کے عقائد کے تحفظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ملت اسلامیہ کا یہ بین الاقوامی جریدہ آج بھی اپنی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اور کروڑوں مسلمانوں کی امنگوں کا ترجمان بن گیا ہے۔

اخبار ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے قریہ قریہ بستی بستی شہر شہر یہاں تک کہ گلیوں اور محلوں میں قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے۔ اور ان کے فریب کاریوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کینٹ جمیعت علماء اسلام لاہور کینٹ انجمن فدایان اسلام لاہور کینٹ اراکین ومہتمم جامعہ عثمانیہ نادر آباد کی طرف سے شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کی دینی وملی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔

عالمی مجلس منڈی بہاؤالدین کے امیر کو صدمہ

منڈی بہاؤالدین۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر الحاج خواجہ ایم رشید کے بھائی حاجی خواجہ محمد رمضانؒ طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت، صوم صلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کو شہر کے اعلیٰ حلقوں میں اچھی شہرت حاصل تھی۔ نماز جنازہ معروف عالم دین حضرت مولانا قاضی منظور الحق ایم اے خطیب جامع مسجد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام وکونسلرز صحافی ڈاکٹر ایم این اے اور ایم پی اے اعلیٰ افسران و معززین شہر نے شرکت کی۔ مرحوم کے انتقال پر حضرت مولانا قاضی منظور الحق۔ ایم اے مفتی مولانا عبدالواحد علامہ عنایت اللہ گجراتی۔ الحاج جاوید اقبال چغتائی۔ چوہدری احمد مونس ایڈووکیٹ۔ حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ

ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک محمد یامین تاؤ گی خان اکرام اللہ۔ محمد صادق حسین۔ ملک سرفراز طاہر، مولانا حافظ ارشاد اللہ صدیقی قاری خلیل احمد آزاد، ملک منظور محمود نے گہرے افسوس کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ایم رشید خواجہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

ڈاکٹر عبدالقدیر کو اٹامک انرجی کمیشن کا چیرمین بنایا جائے۔ مولوی فقیر محمد

اٹامک انرجی کمیشن ڈاکٹر اسلام کے پروردہ افراد کو نکالا جائے۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے اٹامک انرجی کمیشن پاکستان کے چیرمین منیر احمد خان کی ملازمت کی مدت میں توسیع نہ کرنے کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر دنیا کے مایہ ناز سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو اس ادارہ کا چیرمین مقرر کیا جائے اور ایٹمی توانائی کمیشن میں قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کے بھرتی شدہ جاسوس ملازمین کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کافی عرصہ سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ اس حساس ادارہ سے قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام عرف سام کے حمایتی سربراہ منیر احمد خان کو بلا تاخیر سبکدوش کیا جائے مگر اس نااہل سائنس دان کی ملازمت میں توسیع کی گئی۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانی سائنس دان عبدالسلام امریکہ کے پاس پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی جاسوسی پر نام نہاد نوبل پرائز حاصل کر چکا ہے جبکہ اس کے بہت سے چیلے اب بھی اٹامک انرجی کمیشن میں کام کر رہے ہیں اور سبکدوش ہونے والے چیرمین ان قادیانیوں کو تحفظ فراہم کر رہے تھے چونکہ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ اس لئے ان کو تمام حساس اداروں سے باہر نکالا جائے اور امریکہ کے آگے نہ جھکا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے صوبائی وزیر تعلیم پنجاب اور ڈی پی آئی اسکولز اور کالجز سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ میں خالی آسامی پر ہیڈ ماسٹر کا مسلمان ہیڈ ماسٹر تعینات جلد کیا جائے اور گورنمنٹ ٹی آئی کالج کے نااہل پرنسپل کو فوراً تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کافی عرصہ سے ٹی آئی اسکول ربوہ ہیڈ ماسٹر کے بغیر چل رہا ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء کی تعلیم کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر کو تبدیل کر کے جھنگ کا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر لگا دیا گیا ہے جبکہ وہ جھنگ کا رہائشی ہے۔ سفارشی طور پر لگانے کی وجہ سے سنی اساتذہ کو پریشان کر رہا ہے جس کو دوسرے ضلع میں تعینات کیا جانا ضروری ہے۔ جبکہ ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ میں ایس ایس ٹی کی ایک ایس ٹی کی چار سیٹیں خالی ہیں۔ جن پر فوری طور پر مسلمان اساتذہ تعینات کئے جائیں۔ اسی طرح گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کے پرنسپل کی نااہلی پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے انکوائری کروائی گئی تھی اور اس کو اکتوبر ۹۰ء کے بعد تبدیل کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی تھی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تین سال سے نامزد عرصہ سے تعینات سلیم اللہ بھٹی عربی لیکچرار، محمد نواز انگریزی لیکچرار اور چوہدری نذیر اسسٹنٹ پروفیسر کو بھی ٹی آئی کالج سے جلد تبدیل کیا جائے اور دونوں اداروں کا ماحول درست کیا جائے نیز انہوں نے ہوم سیکرٹری پنجاب اور انسپکٹر جنرل پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کی طرف سے ربوہ میں منعقدہ کل پاکستان مشاعرہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور قادیانی مذہب کی مدح سرائی اور اس کو اسلام کے طور پر پیش کرنے پر مشاعرہ کی تقریب کے صدر چوہدری شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید قادیانی ربوہ۔ چوہدری محمد علی قادیانی سابق پرنسپل ٹی آئی کالج اسٹیج سیکرٹری لطیف احمد عابد قادیانی۔ احمد مبارک قادیانی اور دیگر ۳۵ شاعروں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸-سی تعزیرات پاکستان تھانہ ربوہ میں پرچہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور ۱۲ افراد کو الفضل میں اس قادیانی مشاعرہ کی کارروائی شائع کرنے پر الفضل کی انتظامیہ کے خلاف بھی الگ مقدمہ قائم کیا جائے انہوں نے کہا کہ

علماء اور قائدین ختم نبوت کو حکومت نے تربت بدر کر دیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے بلوچستان کے علماء اور مجلس کے قائدین کو تربت میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ جب جہاز تربت میں اترا تو پولیس نے اسے گھیرے میں لے لیا اور اے سی تربت نے علماء کو اترنے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات کا تربت میں داخلہ بند ہے علماء کرام نے بہت اصرار کیا کہ ہمیں تحریری طور پر آرڈر دکھائیں جائیں لیکن انہوں نے تحریری آرڈر دکھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمیں چیف منسٹر کا حکم ہے۔ یہ علماء کرام تربت میں ۱۴ اپریل کو منعقد ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے کوئٹہ سے تربت پہنچے تھے چنانچہ انہیں کافی تکرار کے بعد زبردستی تربت بدر کر دیا اور اسی طیارے سے کراچی روانہ کر دیا۔ جن حضرات کو تربت بدر کیا گیا ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مولانا انوار الحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ، مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد قندھاری کوئٹہ۔ حاجی سید شاہ محمد آغا نائب امیر عالمی مجلس بلوچستان، حاجی تاج محمد فیروز جنرل سیکریٹری عالمی مجلس بلوچستان حاجی عبدالمنان پڑیچ رکن مجلس شوریٰ، مولانا سیف الرحمٰن اور قومی اسمبلی کے سابق رکن مولانا عبدالحق صاحب بلوچ۔ بعد میں تربت میں عالمی مجلس کی کانفرنس کو پولیس نے فائرنگ کر دی، دو افراد شہید ہوئے، شہید زخمی ہو گئے نوج کی طلبی کیساتھ بعد ازاں سرکاری کنٹرول بکو کوئٹہ میں پولیس نے مظاہرین پر گولی چلا دی ۳ افراد کوئٹہ میں اور ۳ افراد تربت میں گرفتار کر لیے گئے۔

ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کا تعزیتی اجلاس

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کا ایک ہنگامی اجلاس نورالاسلام فیصل جنرل سیکریٹری پنجاب کی زیر صدارت ہوا۔

جس میں کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی اجلاس میں مولانا عبدالرحمٰن اور ملک عتیق الرحمٰن صدر انجمن سپاہ صحابہؓ نے مفتی احمد الرحمٰن کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کی دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا اجلاس کے آخر میں کسرالیا اور ہاکس شہر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لینے کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیا گیا۔

منڈی بہاؤالدین میں قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا

منڈی بہاؤالدین۔ یہاں ایک قادیانی خاندان نے مولانا قاضی منظور الحق ایم اے خطیب جامع مسجد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دی اس خاندان نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم بغیر کسی جبر کے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور مرزا کی جھوٹی نبوت اور جھوٹے مذہب سے توبہ کرتے ہیں۔ آئندہ ہمارا قادیانیوں سے خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں نومسلموں کے نام یہ ہیں۔ مرزا حمید احمد ولد نذیر احمد صدر بازار منڈی بہاؤالدین، سعید احمد، مجید احمد، محمود احمد پسران مرزا حمید احمد، زاہدہ زوجہ سعید احمد، ثریا زوجہ محمد سلیم، محمد سلیم ولد محمد سعید۔۔۔ نصرت، ناصرہ، نصیرہ دختران مرزا حمید احمد

جاپان کے پاکستانی سفارت خانے
قادیانی سفیر کو ہٹایا جائے۔

حکومت پاکستان کی طرف سے منصور احمد قادیانی کو جاپان میں پاکستانی سفیر مقرر کرنے کے خلاف بہاول نگر کے مذہبی سیاسی و دینی حلقوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور اس تقرر کی وسیع پیمانے پر مذمت کی جارہی ہے۔ شہر کی اہم مساجد کے جمعہ اجتماعات میں قادیانی سفیر کے تقرر کے خلاف نہ صرف قراردادیں منظور کی گئیں بلکہ خطباء نے اپنے جمعہ کے خطبات میں شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے قادیانی سفیر کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں جامعہ رضائے مصطفےٰ ٹرسٹ کے خطیب مولانا محمد اللہ یار اشرفی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اپنی تمام تر مصلحتوں کو اپنے پاس رکھے۔ ہم کسی قیمت پر ختم نبوت کے راہزنوں کو ملک کی کلیدی اسامیوں پر برداشت نہیں کرسکتے۔ جامعۃ الزہراء میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ عاشق حسین گلریز نے کہا کہ حکومت نے جاپان میں ایسے شخص کو سفیر مقرر کیا ہے جو قادیانی ہے حکومت کے اس اقدام سے مسلمانوں میں بے چینی اور ہیجان کی لہر دوڑگئی ہے اس لئے حکومت ملی اتحاد کے لئے قادیانی سفیر کو فی الفور ہٹائے۔ جامع مسجد اہل حدیث کے خطیب مولانا محمد اکرم طارق نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اسلام کے غداروں کو کلیدی عہدوں پر بٹھانے کا مطلب پاکستان کے حصول کے مقاصد سے غداری کے مترادف ہے۔ مرکزی جامع مسجد میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قطب الدین نے موجودہ حکومت کی طرف سے قادیانی سفیر کے تقرر کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کے نام پر الیکشن جیتنے والی حکومت کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کرے۔ جمعہ کے اجتماعات میں منظور کردہ قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے منصور احمد قادیانی کو جاپان میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے گویا اب جاپان میں محمدؐ کے غلاموں کی نمائندگی محمدؐ کے دشمن کریں گے۔ قرارداد میں منصور احمد قادیانی کو برطرف کرنے کنور ادریس قادیانی سیکرٹری پٹرولیم و قدرتی وسائل کی تعیناتی منسوخ کرنے کے علاوہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز نہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ مسلمانوں کے صبر کا مزید امتحان نہ لیا جائے۔

آٹھویں انٹرنیشنل
گولڈ میڈل تحریری مقابلہ
کے نتائج کا اعلان

رپورٹ:۔ محمد متین خالد، ننکانہ

عالم اسلام کو جن فتنوں نے شدید نقصان پہنچایا ہے ان میں فتنہ قادیانیت سرفہرست ہے۔ قادیانیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ نبوت پر ڈاکہ زنی کا نام ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ فتنہ بقول علامہ اقبالؒ: "اسلام اور ملک دونوں کا غدار ہے"، نہایت خطرناک اور مہلک فتنہ ہے۔ اس کے کفریہ عقائد و عزائم، ان کی سیاسی سازشوں، سامراجی طاقتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ اور اس فتنہ کے بانی مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے اصل روپ سے عوام الناس اور بالخصوص نوجوان نسل آشنا نہیں ہے۔ خدائے وحدہ لاشریک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات بابرکت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کو یہ توفیق بخشی ہے کہ وہ اپنے آقائے نامدار شافع یوم قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل نبوت کا تحفظ امت مسلمہ کے اکابرین کی سنت پر چلتے ہوئے کریں اور قادیانیت کے مکروہ چہرہ سے نقاب ہٹا کر اصلی چہرہ عوام الناس کو دکھا سکیں۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک اور جان سے پیارے وطن عزیز پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی باغیانہ اور مجرمانہ سرگرمیوں اور سازشوں سے محب وطن شہریوں کو آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام آٹھواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم" منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر سے دو سو سے زائد مضامین موصول ہوئے۔ آخری تاریخ ختم ہونے پر ان مضامین کی تزئین کر کے فوری طور پر مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان کو بھجوائے گئے۔ جہاں مکرمی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایت پر تین صاحبان فہم و فراست، قابل محقق اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والے مناظرین اسلام، جید اور فاضل جج صاحبان کا تقرر ہوا۔ معزز جج صاحبان نے دن رات محنت کر کے ہر مقالہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھا۔ دلائل عقلی و نقلی، مرزائیوں کی کتب کے حوالہ جات، طرز بیان، ترتیب موضوع، وسعت مطالعہ، Self Production اور خوش خطی کا خاص خیال رکھا۔ معزز جج صاحبان کے دیئے ہوئے علیحدہ علیحدہ نمبروں کو جمع کیا گیا۔ ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب امیدواروں نے بالترتیب پہلی تا چھ پوزیشنیں حاصل کیں۔

اول ۔ ایچ ساجد اعوان ۔ نواں شہر ضلع ایبٹ آباد
دوئم ۔ محمد اورنگ زیب ۔ تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد۔
سوئم ۔ محمد اقبال ابوبکر ۔ حبیب کالونی سرگودھا روڈ شیخوپورہ۔

مندرجہ ذیل اصحاب دس خصوصی انعامات کے حق دار قرار پائے۔

۱۔ شعیب ۔ محمد موسیٰ زئی نواں شہر ضلع ایبٹ آباد۔
۲۔ عبدالغفار ۔ سینئر انجینئر میکینکل واپڈا کوٹری سندھ۔
۳۔ شہزاد نعیم ۔ مسعود بارک ۔ بند روڈ ۔ لاہور۔
۴۔ عامر ملک ۔ کامران بلاک ۔ علامہ اقبال ٹاؤن ۔ لاہور۔
۵۔ شہباز سلیم ۔ محلہ اسلام نگر ریس کورس فیصل آباد۔
۶۔ شازیہ ۔ محلہ عثمانی کھوہ وارڈ نمبر ۲ ننکانہ صاحب
۷۔ منظر حیات ۔ محلہ لیوریاں والا ضلع خوشاب۔
۸۔ صادق علی زاہد ۔ پرانا ننکانہ ۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔
۹۔ محمد یوسف شاہد ۔ گوجرانوالہ۔
۱۰۔ مہر نور احمد اسد ۔ محلہ فاروق گنج ننکانہ صاحب۔
۱۱۔ محمد ادریس آدم ستہونی ۔ موراجھاگل گجرات (بھارت)
۱۲۔ عمر فاروق سلیمان ولسیائی ۔ بھارت۔

ان کے علاوہ ہر امیدوار کو اس مقابلہ میں شرکت کی بنا پر خوبصورت سند امتیاز پیش کی جا رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مجلس ہذا کی طرف سے آپ سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کو دین پر چلنے کی استقامت اور مرزائی فرقہ باطلہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

مجلس ہذا کے زیر اہتمام آٹھویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کے سلسلہ میں کامیاب امیدواروں کے اعزاز میں ایک عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات اور آٹھویں کل پاکستان عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۲ مئی ۱۹۹۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد غوثیہ سراجیانوالہ تالاب میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں کامیاب امیدواروں کو قیمتی میڈلز اور انعامات دیئے جائیں گے۔ اور معزز مہمانان گرامی فکر انگیز اور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔ اتحاد بین المسلمین کی داعی، عقیدہ ختم نبوت کی محافظ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والی اس جماعت کے اراکین کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ سے شرکت کی اخلاص بھری درخواست ہے۔ بغیر کسی معقول وجہ کے تقریب تقسیم انعامات میں شرکت نہ کرنے والے امیدواروں کے انعامات بحق مجلس ضبط کر لئے جائیں گے۔

مزید برآں مجلس ہذا آپ سب بہن بھائیوں کو عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے بارے میں لٹریچر بھجوا رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس تمام لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گماشتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ نبوت کو کس طرح نقصان پہنچایا اور پہنچا رہے ہیں۔ یقین مانئے آج خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت جس کی بخشش کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے تھے کو پکار رہے ہیں کہ اے میرے شمع رسالت کے پروانو! آج مرزائی فتنہ قرآن مجید اور میری احادیث میں تحریف کر رہا ہے اٹھو اور آپس کے تمام اختلافات کو بھلا کر میری نبوت کا تحفظ کرو۔ مرزائیوں کی تمام مذموم کوششوں کو ناکام بنا دو۔ اگر مجھ سے محبت ہے تو میرے دشمن مرزائیوں کا مکمل سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کرو۔ قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کروں گا۔

معزز بہن بھائیو!

اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لینا چاہتے ہیں۔ قبر اور قیامت کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر کی شفاعت چاہتے ہیں تو آئیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) میں شامل ہو جائیے۔ اپنے محلہ میں ختم نبوت کا دفتر قائم کریں۔ تنظیم بنا کر مرکزی دفتر سے رابطہ فرمائیں۔ مرکزی مجلس آپ کو ہر قسم کا لٹریچر فراہم کرے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد آپ کو ہی کرنا ہے۔ یہ آپ پر فرض ہے اور آپ ہی اسے پورا کریں گے۔ اپنے محلہ میں، شہر میں، دفتر میں مرزائیوں کی مذموم کوششوں کے آگے بند باندھیں ان کی باطل سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ شعائر اسلامی کی حفاظت کریں مرزائیوں کی تمام مصنوعات خصوصاً شیزان بوتل اور اس کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور کروائیں۔ متعلقہ لٹریچر خود پڑھیں اور اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب کو بھی پڑھائیں۔ مزید لٹریچر کی ضرورت ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ترجمان اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے علمبردار دو پرچے ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتے ہیں جن میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حیات عیسیٰ علیہ السلام، قادیانیت کا پوسٹ مارٹم، جماعتی سرگرمیوں پر خصوصی رپورٹیں اور دیگر دلچسپ مضامین شامل ہوتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے بجٹ کو کم کر کے ان پرچوں کی اشاعت میں مدد فرمائیں اور ان پرچوں کے مستقل خریدار بنیں۔ یہ پرچے مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ ہفت روزہ ”ختم نبوت“ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی نمبر ۳۔
۲۔ ہفت روزہ ”لولاک“ جامع مسجد محمود، ریلوے کالونی۔ فیصل آباد۔

ہری پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: محمد اورنگ زیب اعوان

جامع مسجد شیر زمان گیٹ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جب مسجد میں پہنچے تو ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام مجید سے کیا گیا جناب حافظ عبدالقیوم قریشی نے شان رسالت پر ہدیہ نعت پیش کیا

ان کے بعد ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر جناب عبدالمجید قریشی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ باہمی رنجشوں کو بھلا کر اسلام دشمن قوتوں کے خلاف متحد ہو جائیں اور یہ ہماری اپنی نااتفاقیوں اور باہمی اختلاف کا نتیجہ ہے کہ نئے نئے فتنے اور اسلام کے خلاف نئی نئی سازشیں کی جا رہی ہیں

اگر ہم اپنے ماں باپ کے خلاف کوئی بات اور ان کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کے خلاف کوئی بات برداشت کر سکیں؟ یہ ہماری دینی غیرت کے خلاف ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت کر سکیں۔ ان کے بعد جناب محمد شعیب ندیم مائک پر تشریف لائے آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اور عظمت صحابہؓ کا دفاع ہر کلمہ گو کا فرض سمجھتی ہے۔ حب نبوی ﷺ کا تقاضہ ہے کہ ہم نبی مکرم ﷺ سے محبت کرنے والوں کے دوست اور ان سے بغض اور دشمنی رکھنے والوں سے نفرت کرنے والے بنیں۔ مرزا غلام قادیانی شیطان سے ہزار درجے زیادہ ملعون ہے۔ کیونکہ شیطان نے تو صرف ایک نبی کی توہین کی تھی۔ جبکہ مرزا نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام ازواج مطہرات اور تمام صحابہ کرامؓ کی توہین کی ہے اس وجہ سے مرزا قادیانی شیطان سے زیادہ ملعون و مردود ہے اب قرار دادوں اور مطالبوں کا زمانہ گذر گیا ہے اور اس وقت عملی جہاد کی ضرورت ہے اور سنت صدیق اکبرؓ پر عمل پیرا ہونے کا وقت ہے منکرین نبوت کی سرکوبی کی جائے اور ان باغیوں کا خاتمہ کیا جائے۔ محمد شعیب ندیم کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے امیر مولانا احسان احمد دانش کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا نے اپنے مدلل خطاب میں فرمایا کہ قادیانی فتنہ دراصل یہودیت اور عیسائیت کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ ایک زمانہ تھا ہمارے اکابرین چوکوں اور چوراہوں میں گلی کوچوں میں قریہ قریہ اور نگر نگر جا کر مسلمانوں کو قادیانیت کا مسئلہ سمجھایا اب الحمدللہ قادیانیت ایک گالی بن چکی ہے۔ جب تک روئے زمین سے قادیانیوں کا نام و نشان نہیں مٹ جاتا اس وقت تک انشاءاللہ جاری جدوجہد جاری رہے گی۔ مولانا دانش کے خطاب کے بعد اسٹیج پر تشریف لاتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوجوان رہنما مقرر، ذیشان تلوار بے نیام جناب محمد طاہر رزاق کو دعوت خطاب دی گئی جنہیں قادیانیت کے خلاف اسلام کی چلتی پھرتی تلوار کہا جاتا ہے جن کی شعلہ نوائی اور جوش و ولولہ اس کانفرنس میں بھی دیکھنے اور سننے کی چیز تھی۔ نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن محمد طاہر رزاق نے سامعین کے سامنے قادیانی مذموم سازشوں کا ایسا نقشہ کھینچا ان کے مکر و فریب کا ایسا تار پود بکھیر کر گوش برآواز سامعین دم بخود رہ گئے۔ انہوں نے فرمایا انگریز نے قادیانیت کو اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے۔ اپنے اس خودکاشتہ پودے کو انگریز نے بطریق احسن پروان چڑھایا اور انگریز آج بھی ڈھال بن کر اس فتنہ خبیثہ کی حفاظت کر رہا ہے محب وطن وہب پاکستان جناب محمد طاہر رزاق نے اسلام دشمن قادیانی گروہ پر نوازشات کرنے والے حکمرانوں کو شرم دلاتے ہوئے کہا کہ یاد کرو آج سے ۵۰ برس قبل قرار داد پاکستان منظور کرتے وقت رب ذوالجلال سے حصول پاکستان کے بعد اس پاک سرزمین پر قرآن کی حکومت اور اللہ کے محبوب رسول محمد مصطفیٰ ﷺ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کا اعلان کیا گیا تھا آج اسی سرزمین پر اسلام اور ملک پاکستان کے دشمنوں کو نوازا جا رہا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو واضح طور پر بتایا کہ قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے؟ یہودی، عیسائی، سکھ اور ہندو خود کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہوئے اپنے مذاہب کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ قادیانی مردود مسلمانوں کے بھیس میں ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ ان کا تعلق مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے دعویدار مرتدین سے ہے۔

جناب محمد طاہر رزاق کے مجاہدانہ دلیرانہ خطاب کے بعد کانفرنس کے روح رواں، مہمان خصوصی، مرد قلندر اسود و ریش فاتح ربوہ شاہین ختم نبوت جھپٹ کر پلٹنے اور پلٹ کر جھپٹنے کی صلاحیت رکھنے والے مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم کو دعوت خطاب دی گئی۔ آپ نعروں کی گونج میں مائک پر تشریف لے آئے۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر ☆ تاج و تخت ختم نبوت : زندہ باد
اسلام : زندہ باد ☆ امیر شریعتؒ : زندہ باد
امیر عزیمت : زندہ باد ☆ مرزائیت : مردہ باد
فاتح ربوہ ☆ مرزائیت پہ چھایا
اللہ وسایا ☆ اللہ وسایا

کے فلک شگاف اور وجد آفریں نعروں سے مولانا اللہ وسایا کا استقبال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: سورج کی روشنی ختم ہو سکتی ہے آگ سرد ہو سکتی ہے، دریاؤں کا پانی ختم ہو سکتا ہے لیکن نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا آفتاب ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ شروع میں نبوت کے چار دعویدار ہوئے جن میں ۳ مرد اور ایک عورت تھی ان میں سے ہر ایک کا انجام عبرتناک ہوا بھی مردود ہوئے۔ ختم نبوت کے دفاع کا کام سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ نے انجام دیا تھا۔ قیامت تک اس سلسلہ میں جتنا بھی کام ہوگا آپؓ کے درجات بلند ہوتے جائیں گے انہوں نے فرمایا کہ مرزائیت ایک ناسور ہے اور ختم نبوت کی تشریح یوں فرمائی کہ اللہ کریم نے قرآن مجید میں فرمایا۔

ماکان محمد ..... وخاتم النبیین ؕ

کہ تم میں سے محمد مردوں کے باپ نہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے بھی تھے لیکن قرآن کی فصاحت پر قربان جائیے کہ قرآن نے فرمایا مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے بچپن ہی میں فوت ہو چکے تھے آپ نے فرمایا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جوان ہو جاتے تو احتمال تھا کہ جس طرح دنیا کا دستور ہے کہ لوگ خان کے بیٹے کو خان کہہ دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوان بیٹے کو دیکھ کر کہیں کوئی نبی یا رسول نہ کہہ دے مرزائیت ایک مذہب کا نہیں بلکہ گندگی اور ذلالت کا نام ہے آپ نے دکھ اور غم سے بھرپور لہجہ میں فرمایا کہ مرزا غلام قادیانی جیسے بدمعاش، بدفطرت، بدچلن اور بدبودار شخص کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم و جلیل شخصیت کے مدمقابل ٹھہرایا جا رہا ہے۔ اور ہم اس قبیح قادیانی حرکت کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے آپ نے مرزا کے حوالوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے کہا۔

"I Love You" جس پہ پنجابی کی یہ مثل "پنجابی کتنی ولایتی ہو جائے" اگر کہی جائے تو عین فٹ آئے گی۔ مولانا اللہ وسایا کے خطاب کے بعد ڈگری کالج ہری پور کی تنظیم نو کے عہدیداروں نے حلف اٹھایا اور یہ عہد کیا کہ ہم انشاءاللہ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ دینے سے بھی انکار نہیں کریں گے بالآخر رات گئے یہ عظیم الشان کانفرنس حضرت مولانا افضل مولوی کی پرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ: آپ کے مسائل

مسئلہ ۳: ہنڈی کا جو طریقہ آجکل جاری ہے یعنی بنک کے حساب سے زیادہ رقم دیتی ہے صحیح ہے یا نہیں جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ہنڈی کا اصل رقم دیتی ہے اور بنک کے رقم بطور اجرت کے

لئے لیتی ہے اس نے جنگ کی رقم کم ہے۔

ج: ہنڈی کو ناجائز کہتے ہیں مگر میرے نزدیک جنگ اور ہنڈی میں کوئی فرق نہیں۔

س۳ عیدین کی نماز میں حنفی مقتدی شافعی امام کی اقتداً میں بارہ زائد تکبیریں کہے یا چھ میں رفع یدین کرے۔

ج شافعی کی اقتدا میں بارہ کہے کیونکہ بارہ بھی منقول ہیں اس لئے اس امام کی پیروی کرنی چاہیئے۔

س۴ غلاف جنازہ پر کلمہ وغیرہ لکھنا کیسا ہے؟

ج: اس میں بے ادبی کا احتمال نہیں لہٰذا جائز ہے لیکن کفن کی چادریں جن میں میت کو دفن کیا جاتا ہے، ان پر کچھ لکھنا جائز نہیں۔

س۵ قبروں پر سبزہ رکھنا حرام ہے۔ یا مکروہ یا مباح

ج: عوام ان چیزوں کو ضروری سمجھنے لگتے ہیں۔ اس لئے اس سے احتراز کیا جائے۔

بقیہ :۔ کلونجی کے فوائد

اس سلسلہ میں جس چیز سے بسم اللہ کی جاتی ہے وہ ہے کلونجی کے فوائد۔ انشاء اللہ آئندہ مختلف جڑی بوٹیوں کے خواص اور فوائد اس رسالے کے ذریعے قارئین کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی شفا ہے سوائے موت کے۔ بخاری مسلم (طب نبوی)

(۲) جوش دے کر سر پر لگانے سے نزلہ زکام سر درد دور ہو جاتا ہے۔

(۳) اگر بدن پر تل پیدا ہو جائیں تو اس کے لگانے سے جلد صاف ہو جاتے ہیں۔

(۴) اس کے غرارے کرنے سے دانت کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

(۵) پیشاب رک رک کر آنے یا نہ آنے کی صورت میں کلونجی کا استعمال مفید ہے۔

(۶) سرکہ سے ملا کر کھانے سے بلغمی ورم ختم ہو جاتا ہے۔

(۷) سوداوی اور بلغمی بخار کے لئے مفید ہے۔

(۸) کلونجی سے دھونی دینے سے مچھر اور کھٹمل ختم ہو جاتے ہیں۔

(۹) شہد کے ساتھ کھانے سے گردہ و مثانہ کی پتھری نکل جاتی ہے۔

(۱۰) اس کو جلا کر کھانے سے بواسیر کی بیماری جاتی رہتی ہے۔

(۱۱) کلونجی کو مہندی میں ملا کر لگانے سے سر کے بال مضبوط ہوتے ہیں اور بال گرنا ختم ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) معدہ کی رطوبت کلونجی سے ختم ہوتی ہے۔

(۱۳) عورتوں میں حیض کی رکاوٹ کو دور کرتی ہے۔

(۱۴) ایک چمچہ شہد میں ۸۔۱۰ دانے کوٹ کر چاٹنے سے (صبح نہار منہ) بلڈ پریشر کے علاوہ بہت سارے جسمانی امراض میں شفا ہوتی ہے۔

(۱۵) عورت کے خشک دودھ کو جاری کرتی ہے۔

بقیہ :۔ شاہ نعمت اللہ صاحب ؒ

اچانک حج کے زمانہ یعنی ذی الحجہ کے مہینے میں مہدی نمودار ہوں گے اور ان کے خروج کی خبر ساری دنیا میں مشہور ہو جائیگی

چہ سال بہت ری از کان زھوقا آید

مہدی عروج ساز د مہدی ز مہدیانہ

جب آیت کان زھوقا کا ابتدائی سال شروع ہو گا تو امام مہدی کا پاس۔ مہدیانہ پر جلوہ افروز ہوں گے

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش

در سال کنت کنزا باشد چنیں بیانم

نعمت بخاموش ہو جا خدا کے رازوں کو فاش مت کر یہ واقعہ آیت کنت کنزا کے اعداد و استخراج میں وقوع میں آئے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

بقیہ :۔ تابندہ نقوش

ہیں اچانک ان کی نظر ایک عیسائی پر پڑتی ہے۔ اس کے پاس اپنی زرہ نظر آتی ہے۔ وہ اس کو لے کر قاضی شریح کے پاس لے جاتے ہیں اور ایک عام آدمی کی طرح اس کے خلاف مقدمہ پیش کرتے ہیں۔ "یہ زرہ میری ہے اور میں نے نہ اسے فروخت کی ہے نہ ہبہ کی ہے۔" قاضی شریح نے عیسائی سے دریافت کیا کہ امیر المومنین جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کی بابت تمہیں کچھ کہنا ہے۔ عیسائی نے کہا کہ "زرہ تو یقیناً میری ہے مگر امیر المومنین بھی میرے نزدیک جھوٹے آدمی نہیں ہیں۔ شریح نے حضرت علی رضؓ سے مخاطب ہو کر پوچھا، کہ امیر المومنین کوئی ثبوت ہے؟ حضرت علی رضؓ ہنس دیئے اور فرمایا، شریح نے ٹھیک کہا، میرے پاس کوئی ثبوت تو ہے نہیں؟ چنانچہ قاضی شریح نے فیصلہ سنایا کہ زرہ عیسائی کو دیدی جائے۔ عیسائی اسے لیکر جانے لگا اور امیر المومنین رضؓ اسے دیکھتے رہے چند قدم جا کر وہ عیسائی واپس آیا اور رقت بھری آواز میں کہا کہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء کے احکام ہیں۔ امیر المومنین مجھے اپنے قاضی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ ان کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔

امیر المومنین! خدا کی قسم یہ زرہ آپ کی ہے جب آپ نے صفین کی جانب کوچ کیا تو میں لشکر کے پیچھے ہو لیا۔ یہ زرہ آپ کے بادامی رنگ والے اونٹ پر سے نکلی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، جب تم ایمان لے آئے تو اب یہ تمہاری ہے۔

بقیہ :۔ حاصل مطالعہ

شاہی سے اتار کر مٹی کے اوپر ڈال دو اور اس پر کوئی کپڑا بھی نہ رکھو مرتے دم اس کا یہ کلمہ تھا کہ یا من لا یزال ملکہٗ ارحم من زال ملکہٗ۔ اے وہ ذات جس کا ملک کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ رحم کر ایسے شخص پر جس کا ملک ختم ہونے والا ہے تو تواضع و انکسار اخیر عمر میں پیدا ہو گئے تھے اور اس میں ندامت کے آثار بھی نمایاں ہوتے اور وہ تائب بھی ہوا۔

اس کے بعد خلق قرآن کا مسئلہ درہم برہم ہو گیا۔ البتہ مامون رشید کے بعد عدم خلق قرآن کا مسئلہ علماء میں زیر بحث رہا۔

بقیہ :۔ مولانا عبدالحکیم صاحب

مولانا نے عمومی حالات میں سب کے لئے اور خاص طور پر ضلع مانسہرہ جوان کا حلقہ انتخاب بھی تھا، کیلئے بہت محنت کی۔ لوگوں کی سیاسی اقتصادی، معاشی معاشرتی اقدار کو اجاگر کرنے اور انہیں بہترین ورس عمل سکھانے کا عمل سرانجام دینے میں بہت کاوش کی۔ آج ان کے دنیا سے رحلت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان کے دوست، شاگرد عزیز اور مداح مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب پھیلے ہوئے ہیں۔ اب کوئی شک نہیں رہا کہ مولانا عبدالحکیم واقعی ایک عالمگیر شخصیت کے مالک تھے۔

FOCUS ON

K.M. SALIM
Rawalpindi

QADIANIS

SELF STYLED AHMADIS

'Dualist-Infidels'

This write-up is dedicated:

To the glory of those lucky souls who are
In search of truth and righteounness, and

To the wisdom of those competent men, who
Distinguish between right and wrong , and

To the prowess of those who brush away
The fake and take to the Trath, and

To the courage of those who stop at none
Once Truth has manifested itself in full

LIE SELF PROVED

Two years before his death Mirza Ghulam Ahmad Qadiani declared: ' My mission for which I am standing in this field is this very one that I (a)topple the pillar of worship of Eessa,(b) spread monotheistic doctrine in place of Trinity,(c)and display dignity and glory of the holy Prophet(صلی اللہ علیہ وسلم)before the world. Therefore I am a liar if I fail in the manifestation of this essential intent...and if nothing happens by the time I am dead, let every one be witness that I am a liar.'
(Newspaper 'Badr' Qadian, vol 2, p4,1906)

How far did Mirza Ghulam succeedin his mission is recounted in the official paper of Qadianis, 'Al-fazl', in its issue dt 19.6.1941;p5. It says: 'Do you know there are 137 Christian missions operating in India ie Head Missions. Number of their branches is many more. More than 1800 'Padrees' are working in the Head Missions. There are 403 hospitals in which 500 doctors are working. There are 43 printing presses and about 100 newspapers are printed in different languages. They are running 51 colleges, 617 High Schools and 61 Training Colleges where 60000 students study...Result of these efforts and sacrifices is that it is said that 224 persons of different religions are being daily converted into Christianity.'
This evidence belies what Mirza declared. It proves that Mirza(a) could not topple the pillar of worship of Eesa(b) could not spread monotheism in place of Trinity(c)failed to stop spread of Christianity.
Mirza had said'if nothing happens by the time I am dead then let every body be a witness that I am a liar.' Q.E.D. MIRZA IS ARCH LIAR.

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختمِ نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ (فقیر) خان محمد امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون ۱۱۹۷۷